

“ فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ”

تَعْلِيمُ الْإِسْلَامِ

مکمل

مؤلفہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ
(مفتی اعظم ہند)

باضافہ

چہل حدیث و چہل ادعیہ مسنونہ

مکتبۃ الرشیدی

کراچی - پاکستان

”فَسَلُّوْا هَلَّ الذِّكْرَانِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ“

پس اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔ (انجیل: ۴۳)

تَعْلِيْمُ الْاِسْلَامِ

مولفہ:

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
(مفتی اعظم ہند)

باضافہ:

چہل حدیث و چہل ادعیہ مسنونہ



مکتبۃ البلغ
کراچی - پاکستان

جملہ ترتیب و کمپوزنگ کے حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام : تَعْلِيمَةُ الْإِسْلَامِ

مؤلف : حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تعداد صفحات : ۲۳۲

قیمت برائے قارئین : =/۸۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

اشاعت جدید : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

ناشر : مکتبہ التبلیغی

چوہدری محمد علی چیر ٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbaaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبہ البشرى، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبہ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بلک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دار الإخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشید پتہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

مختصر سوانح حیات

مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سرزمین ہند کو جن اکابرین نے علوم نبوت سے سدا بہار کیا اور اپنی ساری زندگی علوم نبوت کی ترویج و اشاعت کیلئے وقف کر دی، ان میں مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے، آپ آسان فقہ پر آفتاب بن کر چکے اور سرزمین ہند کو ماہتاب و عالمتاب بنا دیا، آپ کا مختصر سوانحی خاکہ کچھ اس طرح سے ہے:-

نام و نسب و پیدائش: محمد کفایت اللہ بن عنایت اللہ بن فیض اللہ بن خیر اللہ بن عباد اللہ حنفی شاہجہاں پوری ثم الدہلوی۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اصل وطن ”بمیں“ ہے اور آپ ۱۲۹۳ھ میں شاہجہاں پور کے محلہ ”سن زئی“ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و فراغت: پانچ برس کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا، ناظرہ قرآن مجید، اردو و فارسی کی ابتدائی تعلیم علاقے ہی کے مکاتیب میں حاصل کرنے کے بعد دو سال مدرسہ اعزازیہ میں پڑھا، پھر مراد آباد کا سفر کیا اور مدرسہ شاہی، مراد آباد میں ماہر و قابل اساتذہ کرام سے دو سال استفادہ کیا۔ اس کے بعد ۱۳۱۲ھ میں دیوبند کا سفر کیا اور دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے کر ۱۳۱۵ھ میں فراغت حاصل کی۔

مشہور اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری، حضرت مولانا عبدالعلی میرٹھی، حضرت مولانا حکیم محمد حسن برادر شیخ الہند، حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی، حضرت مولانا منصف علی دیوبندی جیسے اساطین فضل و کمال شامل تھے۔ مشہور رفقاء درس: رفقاء درس میں محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبدالحق شاہجہاں پوری، مولانا عبدالحق شاہجہاں پوری، مولانا فیض الحسن عمروی مراد آبادی (والد ماجد حضرت مولانا فخر الحسن صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند)، مولانا امین الدین بانی مدرسہ امینیہ دہلی تھے۔

مشہور تلامذہ: آپ نے اپنے پچیس سالہ درس و تدریس میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ارباب علم و فضل تیار کئے، جن میں شیخ لاؤب و الفقه مولانا اعزاز علی دیوبندی، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری، حبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا اکرام اللہ خان ندوی، مولانا عبدالحق پٹیلوی،

مولانا مفتی محمد اسماعیل بسم اللہ سورتی، مولانا تقی امینی جیسی اکابر شخصیات شامل ہیں۔

دینی خدمات: بائیس برس کی عمر میں بزم محمودی کے ایک دانائے راز بن کر نکلے۔ اپنی خدا داد ذہانت و ذکاوت، اساتذہ با کمال کی فیض صحبت کے اثر سے اقران و اعیان میں امتیازی مقام اور تخر علمی و جامعیت کی وہ شان حاصل کر لی کہ شاید و باید کسی کو نصیب ہو، علوم عقلیہ و شرعیہ میں سے کوئی ایسا علم نہیں جس میں آپ کو مہارت کاملہ حاصل نہ ہوئی ہو۔

تدریس: شروع میں اپنے علاقے کے مدرسہ عین العلم میں پانچ برس تک تدریس و نظامت کے فرائض سرانجام دیئے پھر ۱۳۲۱ھ میں مدرسہ امینہ دہلی تشریف لے گئے اور تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے یہاں تک کہ مدیر و منتظم ہوئے اور متواتر چوبیس برس تک یہ خدمت جلیلہ بحسن و خوبی سرانجام دی، مدرسہ نے آپ کے زمانہ میں بڑی ترقی حاصل کی۔

فتاویٰ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدا داد صلاحیت بخشی تھی اور آپ کا اصل طفرائے امتیاز بے نظیر فقہ فی الدین تھا۔ غیر معمولی بصیرت اور جزئیات فقہ پر بے پایاں عبور تھا، جس کی وجہ سے ملت بیضاء نے مفتی اعظم ہند کا خطاب دیا اور کوئی شبہ نہیں کہ آپ اس کے بدرجہ اتم مستحق تھے، مختلف انخیال علماء بھی آپ کے فتاویٰ بلا چوں و چراں تسلیم کر لیتے تھے، آپ کا فیصلہ مستحکم اور اٹل ہوتا تھا کسی کیلئے اس کے خلاف کرنا محال تھا، آپ کے جوابات پر تمام علماء و اساتذہ کو مکمل اعتماد تھا۔ آپ کے فتاویٰ کی یہ بڑی خصوصیت تھی کہ نہایت مختصر مگر واضح عبارت ہوتی کہ ہر ایک اس کو سمجھ سکے، اسی وجہ سے آپ کے فتاویٰ علماء، عوام اور عدالتوں میں یکساں مشہور و مقبول تھے۔

فرق باطلہ کا تعاقب: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقائد کے دفاع اور مسلمانوں کو فرق باطلہ کے مکر و فریب سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا چنانچہ ۱۹۲۲ء میں جب شدھی تحریک کے ذریعہ ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنایا جانے لگا تو آپ نے اس کی روک تھام کیلئے انتہائی کوششیں فرمائیں اور ہزاروں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔

رد عیسائیت: اسی طرح عیسائی مشنریاں جو حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کو مرتد بنانا چاہتی تھیں ان کا مقابلہ کر کے پستائی پر مجبور کیا۔

رد قادیانیت: آپ نے قادیانیوں کا بھی تعاقب کر کے ان کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے

بے نقاب کیا اور ان کے پس پردہ عزائم کو مسلمانوں پر واضح کیا۔

سیاسی خدمات: اسلام کا دفاع، مسلمانوں کی صحیح رہنمائی اور ملک و قوم کی خدمت کی خاطر حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیاسی میدان میں پیش پیش رہے، چنانچہ ۱۹۱۹ء میں جمعیت علماء ہند کے قیام و استحکام میں بھرپور حصہ لیا اور بیس برس تک اسکی صدارت فرمائی، تحریک آزادی ہند، تحریک خلافت اور مختلف سیاسی تحریکوں میں شرکت اسکا واضح ثبوت ہے، انہیں سیاسی سرگرمیوں کی بناء پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ میں چھ ماہ کی جیل کا حکم ہوا اور دوسری مرتبہ ۱۳۵۰ھ میں اٹھارہ ماہ جیل کا حکم ہوا۔

خداداد صلاحیتیں اور عمدہ اوصاف: آپ بلند پایہ بے مثال فقیہ و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ادب و شاعری میں اس مقام بلند کے مالک تھے کہ آپ کے کلام پر قراء کے کلام کا شبہ ہونے لگتا ہے، حساب و ریاضی میں تو مشکل ہی سے کوئی عالم آپ کا حریف ہو سکتا تھا، اس کے ساتھ خط و نستعلیق میں بھی آپ کو ملکہ حاصل تھا۔

آپ قوی علم کے مالک تھے، نہایت سادہ طبیعت، خاموشی پسند، شہرت اور نمائش سے ہمیشہ متنفر، اہل حاجت اور مستفتی لوگوں کے ساتھ آپ کا طرز عمل یہ تھا کہ بسا اوقات لوگ رات کے بارہ، ایک بجے فتویٰ لینے آتے تو آپ بستر استراحت سے خود اٹھ کر تشریف لاتے تھے اور پیشانی پر ہل بھی نہ آتا تھا۔ آپ کی فطرت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپ کسی ملاقاتی کو انتظار کی زحمت نہ دیتے تھے، ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہزاروں مرتبہ دیکھا گیا کہ کھانا کھانے کے دوران اگر کوئی آجاتا تو کھانا چھوڑ دیتے اور جا کر ملاقات کرتے اور اگر کوئی فتویٰ لے کر آتا تو جواب بھی لکھ دیتے۔ طبیعت بے انتہا غیور تھی، کبھی کسی کے سامنے اپنی ضرورت یا کسی تکلیف کا اظہار نہ کرتے۔

تعلیمی اور قومی خدمات: آپ اکثر قومی، علمی اور مذہبی مجالس میں مشورہ کیلئے بلائے جاتے تھے اور کئی تعلیمی اداروں کے ممتحن اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔

تہذیبی و مرصع تشنگان علم: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی باریک بینی کا یہ عالم تھا کہ حدیث و فقہ کی چھوٹی چھوٹی عبارتوں سے بیسیوں معانی و مطالب و مسائل کے انبار لگا دیتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب کے درس بخاری و ترمذی کی تقریر مختصر مگر نہایت جامع ہوتی تھی، حضرت کے درس

میں شرکت کیلئے طلبہ ہند کے مختلف علاقوں کے علاوہ پاکستان، افغانستان، جاوا، ساٹرا، بدخشاں، حجاز، برما، ملایا، ایران، عراق، شام، تبت اور چین سے آتے تھے،

تقویٰ، توکل اور پاکیزہ کردار: تمام زندگی تقویٰ اور دیانت داری سے بسر کی، غیبت، خیانت اور انتقام کا کبھی تصور بھی آپ کے دل میں نہ آیا، وہ اپنے مخالفوں کے ساتھ نیکی کرنے کے عادی تھے۔

ہندوستان کے بڑے بڑے علماء مثلاً مولانا نور شاہ کشمیری، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا سجاد بہاری آپ کے تقویٰ کا اعتراف کرتے تھے۔ مفتی صاحب کس

قدر بلند کردار کے مالک ہیں اسکا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ تحریک عدم تعاون کے زمانہ میں جیل میں اخلاقی قیدی بطور خدمت گار کے ملے ہوتے تھے، حضرت مفتی صاحب ان کے

پھٹے ہوئے کپڑے سی دیا کرتے تھے اور ان کے دوسرے کام کر دیا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ ان سے کام لینا ظلم ہے وہ میرا جو کام کرتے ہیں اس کا معاوضہ ادا کرتا ہوں، حکومت کو ان سے کام لینے کا

کوئی حق نہیں، حضرت مفتی صاحب میں بے نفسی، منکسر المزاجی اور تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے سیٹے تھے اور اپنے برتن بھی خود دھولیا کرتے تھے، آپ معمولات

کے بہت پابند تھے وقت پر کھانا، وقت پر سونا، بیدار ہونا، وقت پر عبادت یہی وجہ تھی کہ ضعفی میں بھی آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ زمانہ طالب علمی میں اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بن کر بازار میں فروخت

فرماتے تھے اور نہایت خود داری کے ساتھ طالب علمانہ زندگی بسر فرماتے تھے، فقیہ انفس مولانا رشید احمد گنگوہی کے مرید تھے، آپ کے توکل کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کے اصرار پر بھی مدرسہ کے لیے کوئی

اپیل شایع نہیں کی، فرماتے تھے کہ بھئی! یہ خدا کا کام ہے وہ خود جب تک چلانا چاہے گا چلائے گا، دیانت و امانت کا یہ حال تھا کہ مدرسہ کا ایک ایک پیسہ نہایت احتیاط سے خرچ کرتے تھے، رفیق سفر

علماء فرماتے ہیں کہ سفر حج میں حضرت مفتی صاحب کے ذوق و شوق و عبادت کا عجب سماں ہوتا تھا۔

تصانیف:

(۱) البرہان، ردّ قاذنیت کیلئے یہ رسالہ جاری فرمایا۔

(۲) مسلمانوں کے مذہبی و قومی اغراض کی حفاظت (۱۹۱۷ء) میں دہلی پرنٹنگ پریس سے طبع ہوا۔

(۳) رسالہ شیخ الہند (حالاتِ اسیری و سوانح شیخ الہند)۔

(۴) روض الریاحین (عربی تصیدہ)۔ (۵) دلیل الخیرات فی ترک المنکرات۔

(۶) خیر الصلاة فی حکم الدعاء للأموات۔ (۷) النفائس المرغوبة فی حکم الدعاء بعد المكتوبة۔

(۸) الصحائف المرفوعة۔ (۹) رسالہ قنوت نازلہ۔

(۱۰) کفایت المفتی ۹ جلد، یہ آپ کا علمی شاہکار ہے، جو آپ کے فتاویٰ پر مشتمل ہے، آپ کے خلف الرشید مولانا حفیظ الرحمن واصف مرحوم نے حسن ترتیب کے ساتھ مرتب فرمایا۔

مشہور عالم تصنیف: آپ کی مشہور عالم تصنیف ”تعلیم الاسلام“ ہے جو آپ نے بچوں کیلئے تحریر فرمائی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ بنیادی اسلامی عقائد و اعمال پر مشتمل ہونے کی بناء پر بڑے بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے، یہ کتاب برصغیر پاک و ہند اور دنیا کے کونے کونے میں مشہور و معروف ہے، عربی، فارسی، انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے، جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں ”تعلیم الاسلام“ کے حوالہ سے آپ ان کیلئے معروف و قابل احترام ہیں۔

اکابرین کی رائے گرامی: یوں تو آپ کے اساتذہ بھی آپ کیلئے بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور آپ کے معاصر اکابرین آپ کے علم و فضل و تقویٰ و حسن تدبر کے بڑے مداح تھے، چنانچہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں ”اگرچہ ہزاروں علماء نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے علوم تقلید و عقلیہ میں استفادہ کیا مگر قدرت کی فیاضیوں نے جو خاص جامعیت اور سابقیت مفتی صاحب مرحوم کو عطا فرمائی تھی وہ بہت کم نصیب ہوتی ہے۔“

اس طرح حسن تدبر آپ کا امتیازی وصف تھا جس کے سب ہی معتقد تھے۔ حضرت تھانوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جیسے عمق قری شخص کا ارشاد ہے کہ ”میں مولانا کے حسن تدبر کا معتقد ہوں۔“ آپ علم کے اُس درجہ پر فائز تھے کہ ہند کے اساطین علم محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے تھے۔

وفات و تدفین: ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء رات ۱۰:۳۰ بجے یہ بیکر اخلاص و وفادار فانی سے کوچ کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ ”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ“۔ آپ کے جنازہ میں تقریباً ایک لاکھ افراد نے شرکت کی اور عارف کبیر شیخ قطب الدین ککلی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے، رحمہ اللہ رحمة واسعة۔

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ اول

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اسلام کیا سکھاتا ہے، اسلام کا کلمہ	۱۳	۱۳	سورۃ کوثر، سورۃ اخلاص	۲۲
۲	کلمہ شہادت، ایمان مفصل	۱۳	۱۵	سورۃ فلق، سورۃ ناس، رکوع کی تسبیح	۲۳
۳	جسہیں کس نے پیدا کیا	۱۳	۱۶	قوم کی تسبیح، تحمید، سجدہ کی تسبیح	۲۴
۴	کافر اور مشرک کسے کہتے ہیں	۱۵	۱۷	تسبیح، درود	۲۴
۵	حضرت پیغمبر خدا ﷺ کا بیان	۱۵	۱۸	دعا، سلام، نماز کے بعد کی دعا	۲۵
۶	قرآن مجید کا بیان	۱۶	۱۹	دعا، قنوت	۲۵
۷	خدا تعالیٰ کی بندگی، نماز کا بیان	۱۷	۲۰	وضو کرنے کا طریقہ	۲۶
۸	قبلہ کسے کہتے ہیں	۱۸	۲۱	نماز پڑھنے کا طریقہ	۲۷
۹	نمازیں کتنی فرض ہیں	۱۸	۲۲	امام، منفرد اور مقتدی کی نمازوں کا فرق	۲۸
۱۰	اذان	۱۹	۲۳	رکوع کرنے کا صحیح طریقہ	۲۹
۱۱	اقامت	۲۰	۲۴	سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ	۳۰
۱۲	نماز کے فائدے، بکبیر، ثنا	۲۱	۲۵	نماز کے بعد کا وظیفہ	۳۰
۱۳	تعوذ، تسبیح، سورۃ فاتحہ	۲۲			

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ دوم

دوسرا شعبہ			پہلا شعبہ		
صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴۱	نماز کی شرطوں کا بیان	۹	۳۱	اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے	۱
۴۲	نماز کی پہلی شرط کا بیان	۱۰	۳۳	خدا تعالیٰ کیساتھ مسلمانوں کے عقیدے	۲
۴۳	وضو کا بیان	۱۱	۳۴	فرشتوں کا بیان	۳
۴۵	غسل کا بیان	۱۲	۳۵	خدا تعالیٰ کی کتابیں	۴
۴۶	موزوں پر سح کرنے کا بیان	۱۳	۳۵	خدا کے رسول	۵
۴۸	جسیرہ پر سح کرنے کا بیان	۱۴	۳۷	قیامت کا بیان	۶
۴۸	نجاست و ہتھیار کا بیان	۱۵	۳۹	تقدیر کا بیان	۷
۵۰	استنجے کا بیان	۱۶	۳۹	مرنے کے بعد زندہ ہونا	۸
۵۱	پانی کا بیان	۱۷			
۵۳	کتونیں کا بیان	۱۸			
۵۴	کتوں پاک کرنے کا بیان	۱۹			

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ سوم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ اسلامی عقائد	۵۶	۲۳	کنوئیں کے باقی مسائل	۹۳
۲	توحید کا بیان	۵۶	۲۳	تیم کا بیان	۹۵
۳	خدا تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی نام	۵۸	۲۵	نماز کی دوسری شرط (پڑھے پاک ہونے) کا بیان	۱۰۰
۴	ملائکہ (فرشتے)	۵۹	۲۶	نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان	۱۰۱
۵	خدا تعالیٰ کی کتابیں	۶۲	۲۷	نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان	۱۰۲
۶	قرآن مجید کی فضیلتیں	۶۳	۲۸	نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان	۱۰۳
۷	رسالت کا بیان	۶۵	۲۹	فرض واجب سنت نفل کے کتبے ہیں	۱۰۳
۸	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان	۶۹	۳۰	حرام مکروہ مباح سے کیا مراد ہے	۱۰۵
۹	ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان	۷۱	۳۱	نماز کی چھٹی شرط (استقبال قبلہ) کا بیان	۱۰۸
۱۰	معجزہ اور کرامت کا بیان بنیاء علیہ السلام کے چند معجزے	۷۳	۳۲	نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان	۱۰۹
۱۱	ہمارے پیارے نبی ﷺ کے معجزات	۷۴	۳۳	اذان کا بیان	۱۱۰
۱۲	معجزہ اور کرامت میں فرق	۷۵	۳۴	نماز کے ارکان کا بیان	۱۱۳
۱۳	تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ وضو کے باقی مسائل	۷۷	۳۵	تکبیر تحریر کا بیان	۱۱۴
۱۴	فرائض وضو کے باقی مسائل	۷۸	۳۶	نماز کے پہلے رکن قیام کا بیان	۱۱۴
۱۵	سنن وضو کے باقی مسائل	۸۰	۳۷	نماز کے دوسرے رکن قرأت کا بیان	۱۱۵
۱۶	مستحبات وضو کے باقی مسائل	۸۲	۳۸	تیسرے رکن رکوع اور چوتھے رکن سجدے کا بیان	۱۱۷
۱۷	نوافل وضو کے باقی مسائل	۸۳	۳۹	پانچویں رکن قعدہ اخیرہ کا بیان	۱۱۸
۱۸	غسل کے باقی مسائل	۸۶	۴۰	واجبات نماز کا بیان	۱۱۹
۱۹	موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل	۸۷	۴۱	نماز کی ستونوں کا بیان	۱۲۰
۲۰	نجاست ہتھیے ہوا کی تلہات کے باقی مسائل	۸۹	۴۲	نماز کے مستحبات کا بیان	۱۲۲
۲۱	استنجے کے باقی مسائل	۹۲	۴۳	نماز پڑھنے کی پوری ترکیب	۱۲۳
۲۲	پانی کے باقی مسائل	۹۲	۴۴	نماز کے بعد کی دعائیں	۱۲۵

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ چہارم

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	پہلا شعبہ اسلامی عقائد	۱۲۶	۱۸	جماعت اور امامت کا بیان	۱۵۲
۲	توحید	۱۲۶	۱۹	جماعت کے قائدے	۱۵۲
۳	خدا تعالیٰ کی صفات	۱۲۷	۲۰	مفسدات نماز کا بیان	۱۵۶
۴	خدا تعالیٰ کی کتابیں	۱۳۱	۲۱	مکروہات نماز کا بیان	۱۵۷
۵	قرآن مجید کے محفوظ رہنے کی دلیلیں	۱۳۳	۲۲	نماز وتر کا بیان	۱۵۸
۶	رسالت	۱۳۶	۲۳	سنت اور نفل نمازوں کا بیان	۱۵۹
۷	حضرت محمد ﷺ کے ساتھ عقیدے	۱۳۷	۲۴	نماز تراویح کا بیان	۱۶۱
۸	ایمان اور اعمال صالحہ کا بیان	۱۴۰	۲۵	نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان	۱۶۳
۹	معصیت اور گناہ کا بیان	۱۴۲	۲۶	مدرک، مسبوق، لاحق کا بیان	۱۶۵
۱۰	کفر اور شرک کا بیان	۱۴۲	۲۷	سجدہ سہو کا بیان	۱۶۸
۱۱	شرک فی الصفات کی قسمیں	۱۴۳	۲۸	سجدہ تلاوت کا بیان	۱۷۱
۱۲	بدعت کا بیان	۱۴۵	۲۹	بیمار کی نماز کا بیان	۱۷۳
۱۳	باقی گناہوں کا بیان	۱۴۶	۳۰	مسافر کی نماز کا بیان	۱۷۴
۱۴	توبہ کا بیان	۱۴۷	۳۱	جمعہ کی نماز کا بیان	۱۷۷
۱۵	میت کو ثواب پہنچانے کا بیان	۱۴۸	۳۲	نماز عیدین کا بیان	۱۸۰
۱۶	دوسرا شعبہ اسلامی اعمال	۱۵۰	۳۳	جنائزے کی نماز کا بیان	۱۸۳
۱۷	قرأت کے چند احکام کا بیان	۱۵۱	۳۴	اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان	۱۸۵

۲۰۱	مستحبات اعتکاف کا بیان	۳۵	۱۸۷	رمضان شریف کے روزوں کا بیان	۳۵
۲۰۱	اوقات اعتکاف کا بیان	۳۶	۱۸۹	چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان	۳۶
۲۰۲	اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں	۳۷	۱۹۱	نیت کا بیان	۳۷
۲۰۳	مکروہات و مفادات اعتکاف کا بیان	۳۸	۱۹۲	روزے کے مستحبات کا بیان	۳۸
۲۰۳	نذر یعنی منت ماننے کا بیان	۳۹	۱۹۳	روزے کے مکروہات کا بیان	۳۹
۲۰۵	اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان	۵۰	۱۹۳	روزے کے مفادات کا بیان	۴۰
۲۰۸	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۵۱	۱۹۶	روزے کی قضا کا بیان	۴۱
۲۱۰	زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	۵۲	۱۹۷	روزے کے فدیہ کا بیان	۴۲
۲۱۳	صدقہٴ نظر کا بیان	۵۳	۱۹۸	کفارے کا بیان	۴۳
			۱۹۹	اعتکاف کا بیان	۴۴

تعلیم الاسلام حصہ اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

سوال: تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب: مسلمان!

سوال: مسلمانوں کے مذہب (دین) کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب: اسلام!

سوال: اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ ”خدا ایک ہے، بندگی کے لائق وہی ہے اور

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور

قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اسلام سچا دین ہے۔ دنیا اور

آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے۔“

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور
حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال: کلمہ شہادت کیا ہے؟

جواب: کلمہ شہادت یہ ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد ﷺ
اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال: ایمانِ مجمل کیا ہے؟

جواب: ایمانِ مجمل یہ ہے:

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ
وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ۔

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے
ناموں اور صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں
نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

سوال: ایمانِ مفصل کیا ہے؟

جواب: ایمانِ مفصل یہ ہے:

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَ
رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ
وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ
بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر
اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر
اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور
بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی
ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو

خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: مشرک بخشنے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے۔

سوال: حضرت محمد ﷺ کون تھے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول اور پیغمبر تھے، ہم ان کی امت میں ہیں۔

سوال: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے، اس میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال: آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ اور آپ کے دادا کا نام عبد المطلب تھا۔

سوال: ہمارے پیغمبر ﷺ اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب: ہمارے پیغمبر ﷺ مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام عمر کہاں رہے؟

جواب: تریپن (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے، اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس (۱۰) سال وہاں

رہے، پھر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سوال: اگر کوئی حضرت محمد ﷺ کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا

پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل

سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں

جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے،

خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اتاری ہے۔

سوال: قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر پورا ایک مرتبہ اتر آیا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا، کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں، کبھی ایک سورت،

جیسی ضرورت ہوتی گئی اترتا گیا۔

سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب: تیس (۲۳) سال میں۔

سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورت سنا دیتے تھے، آپ اُسے سن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔

سوال: آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب: اس لئے کہ آپ اُمی تھے۔

سوال: اُمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو اسے اُمی کہتے ہیں، اگرچہ حضور ﷺ نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا، لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا۔

سوال: حضرت جبریل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: فرشتے^(۱) ہیں، خدا تعالیٰ کے حکم و پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

سوال: مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں۔

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول ﷺ نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

سوال: بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے

(۱) فرشتے کون ہیں؟ ان کا تعارف تعلیم الاسلام حصہ ۲ میں آگے آ رہا ہے۔ لا ممتنع

ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں، اس کی بزرگی، اور تعظیم کرتے ہیں، اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں۔

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟
جواب: خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے، چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں، لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب: اس کو وضو کہتے ہیں، بغیر وضو کئے نماز نہیں ہوتی۔

سوال: نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)۔

سوال: پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب: مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے، اس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب: اسے قبلہ کہتے ہیں۔

سوال: دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب: رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

سوال: پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: پہلی نماز فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

دوسری نماز ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

تیسری نماز عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

چوتھی نماز مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

پانچویں نماز عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے

ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کے بعد

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دہر تبا کہنا چاہئے۔

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمہ کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں سُبْحَانَ عَلِيِّ الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اذان کہتا ہے اسے ”مؤذن“ کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے ”مکبر“ کہتے ہیں۔

سوال: بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اس نماز کو، اور نماز پڑھانے والے کو، اور نماز پڑھنے والوں کو، کیا کہتے ہیں؟

جواب: بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ”امام“ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو ”مؤتمدی“ کہتے ہیں۔

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو ”مفرد“ کہتے ہیں۔

سوال: جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے مسجد کہتے ہیں۔

سوال: مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا اوب سے خاموش بیٹھا ہے، مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے ہم تم کو بتاتے ہیں:-

۱۔ نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک، صاف اور سُتھرے رہتے ہیں۔

۲۔ نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

۴۔ نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

۵۔ نمازی آدمی کی نیک لوگ دُنیا میں بھی عزت کرتے ہیں۔

۶۔ نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سُکھ سے رکھتا ہے۔

سوال: نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب: نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:-

کبیر

اللَّهُ أَكْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں

اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام

بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بڑھتی ہے

اور تیرے سوا کوئی مُستحق عبادت نہیں۔

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

تَعْوِذُ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

تَسْبِيحُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۃ فاتحہ یا الحمد شریف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے یَوْمَ الدِّينِ ۝ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔

سورۃ کوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی!) اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فصل ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ پس آپ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ و نشان ہو جانے والا ہے۔

سورۃ اخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ (اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ
 لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝
 نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی
 اس کا ہسر نہیں۔

سورہ فلک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ
 شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ
 شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ
 شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝
 اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا
 مہربان نہایت رحم والا ہے (اے نبی! دعا
 میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا
 ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے
 کے شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور
 گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور
 حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد
 کرنے پر آجائے۔

سورہ ناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝
 مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝
 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ
 النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
 اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا
 مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی! دعا
 میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی
 پناہ لیتا ہوں، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں
 کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اُس وسوسہ
 ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے
 شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا
 ہے، جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں
 سے۔

رُكُوعَ يَعْنِي جَهَنَّمَ فِي حَالَتِهَا كِتَابِيَّةٍ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی۔

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسبیح

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ اللہ نے (اسکی) سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے۔

سجدہ (یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت) کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی۔

تشہد یا التَّحِيَّات

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّلِيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ مَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ۔

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور

ان کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی
تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل
پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی
والا ہے۔
إِلٰهُ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔

دروود شریف کے بعد کی دعاء

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے
اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں
کو بخش نہیں سکتا۔ بس تو اپنی طرف سے خاص
بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔
بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا
كَثِيرًا وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَفُورُ الرَّحِيمُ۔

سلام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔

نماز کے بعد کی دعاء

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری
ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے۔ بہت
برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے!
اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

دعائے ثنوت

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور
مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر
ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ
رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں
اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری
نہیں کرتے اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ
دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ
نُثْنِي عَلَيْكَ الْحَمْدَ وَنَشْكُرُكَ
وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

يَسْجُدُكَ اللَّهُمَّ أَيَّاكَ نَعْبُدُوكَ
 نُسَلِّيُ وَنُسَجِّدُ وَآلِيكَ نَسْعِي وَنَخْفِدُ
 وَتَرْجُوْرُ حَمَتِكَ وَنَخْشِي عَذَابَكَ
 إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ۔

کرتے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

سوال: وضو کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔ آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو۔ پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گنتوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت اُل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ادھر ادھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار، پھر بائیں ہاتھ تین بار دھونا چاہئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے (بھگو کر) سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو، پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہئے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بائیں پاؤں دھونا چاہئے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

وضو کر کے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بائیں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا **”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“** پھر تعوذ یعنی **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اور تسمیہ یعنی **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورہٴ اخلاص یا اور کوئی سورہٴ جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسبیح یعنی **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے

ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی، تسبیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورۃ ملاؤ، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ، پہلے تشهد پڑھو، پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

سوال: دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشهد پڑھنے کی حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا رکھو اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

سوال: امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔

ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد **أَعُوذُ بِاللّٰهِ** اور **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں **بِسْمِ اللّٰهِ** اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں، مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں خاموش کھڑا رہنا چاہئے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع ساٹھتے وقت امام اور منفرد **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہتے ہیں اور منفرد **سَمِعَ** کے ساتھ **تحمید** بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہنا چاہئے۔

سوال: نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب: دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں ”الْحَمْدُ“ اور ”تسبیح“ کے بعد دو شریف نہ پڑھیں، بلکہ **اللّٰهُ أَكْبَرُ** کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں، باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

سوال: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: رکوع اس طرح کرنا چاہئے کہ کمر اور سر برابر رہیں، یعنی سر نہ کمر سے اونچا

رہے اور نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسیلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔

سوال: سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیوں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسیلیوں سے الگ رہیں۔

سوال: نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اور اَللَّهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار پڑھنا چاہئے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔



تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ ختم ہوا

تعلیم الاسلام حصہ دوم کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب: وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:-

اَوَّلُ کَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ یَا کَلِمَةُ شَهَادَاتِ کَے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا۔

سوال: کلمہ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمہ طیبہ یہ ہے: اور اس کا مطلب یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

سوال: کلمہ شہادت کیا ہے اور اسکے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمہ شہادت یہ ہے: اور اس کے معنی یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
 اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
 گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

سوال: کیا بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔

سوال: دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایمان لانا کہتے ہیں۔

سوال: گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا، یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

سوال: مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمانِ مُفَصَّل میں ہے:

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرًا وَشَرًّا مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال: خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ (۳) اس کا کوئی شریک نہیں۔ (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔ (۶) اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔ (۷) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ (۹) وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔ (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ (۱۲) نہ اس کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔ (۱۳) سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔ (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل و صورت سے پاک ہے۔ (۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے۔ (۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں

کو چاند ب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ جو نور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں، نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مُقرَّب اور مشہور ہیں۔

سوال: مُقرَّب اور مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟

جواب: اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں، مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توڑیت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

سوال: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول، خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکم سے

معجزے دکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں، سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو چھپاتے نہیں۔

سوال: نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے، وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں، چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ جسے خدا تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

سوال: رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب: دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے

جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ

کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص

پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور

بزرگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں

خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے

اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روٹی کے گالوں کی طرح اڑتے

پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا

ہو جائے گی۔

سوال: تمام آدمی اور جاندار کیسے مرجائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدے سے سب مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے والی ہے، لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کے دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر ﷺ نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

سوال: قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں، اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے، اور گائے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے، اور چھٹلے (بعد والے) لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا (راہنما) بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر بات اور ہر اچھی اور بُری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے، خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بُری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرائیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی، آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے، میدانِ حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو **يَوْمُ الْحَشْرِ** (یعنی جمع کئے جانے کا دن) **يَوْمُ الْجَزَاءِ** اور **يَوْمُ الدِّينِ** (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور **يَوْمُ الْحِسَابِ** (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

سوال: ایمانِ مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے، ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

سوال: حضرت پیغمبر ﷺ نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب: ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں مانتی ضروری ہوگی اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت ﷺ لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر ﷺ کے بیان سے ثابت ہیں۔

سوال: ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوٰۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخر میں چھٹکارا پائیں گے۔

تعلیم الاسلام حصہ دوم کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے، ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے۔

نماز

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر ﷺ نے بندوں کو سکھایا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں۔

سوال: وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب: اول بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے جگہ کا پاک

ہونا، چوتھے ستر کا چھپانا، پانچویں نماز کا وقت ہونا، چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ساتویں نیت کرنا۔

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال: بدن کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدن کے پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو۔

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی، دوسری حکمی۔

سوال: نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاستِ حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب۔

سوال: نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاستِ حکمیہ کہلاتی ہے جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

سوال: نماز کے لئے کس نجاست سے بدن کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: دونوں قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: نجاستِ حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ، اسے حدیثِ اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاستِ حکمیہ اسے حدیثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں۔

سوال: چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن، وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

وضو کا بیان

سوال: وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب: وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام کے پہلے حصے میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب: وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا، انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے، انہیں سنت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، انہیں مستحب کہتے ہیں۔

سوال: وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں چار فرض ہیں:-

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے

کان تک منہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی

سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:-

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں

تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین بار کلی کرنا۔ (۶) تین بار ناک

میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا

خلال کرنا۔ (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا

یعنی بھیجا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب سے

وضو کرنا۔ (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ

دوسرا دھولے۔

سوال: وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:-

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا، بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا

ہے اور یہی قوی ہے۔ (۲) گردن کا مسح کرنا۔ (۳) وضو کے کام کو خود

کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔

(۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

سوال: وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں:-

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقض وضو کہتے ہیں:-

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا

پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ (۴) منہ بھر کے تے کرنا۔ (۵) لیٹ کر یا سہارا

لگا کر سو جانا۔ (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ (۷) مجنون

یعنی دیوانہ ہو جانا۔ (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

سوال: بڑی نجاستِ حکمیہ یعنی حدثِ اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا

کیا طریقہ ہے؟

جواب: حدثِ اکبر یا جنابت سے بدن، غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غسل کے معنی ہیں ”نہانا“ مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے۔

سوال: غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر اسٹنچیا

کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام

بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے بکلی کرے، ناک میں پانی ڈالے۔

سوال: غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام بدن پر پانی بہانا۔

سوال: غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غسل میں پانچ سنتیں ہیں:-

- (۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔ (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ (۴) پہلے وضو کر لینا۔ (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال: کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے: اول چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اوننی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تھلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اوننی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں۔

سوال: موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب: جب وضو کر کے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں، پھر وضو ٹوٹنے کی حالت

میں موزے پہنے ہوئے ہوں۔

سوال: ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب: اگر آدمی اپنے گھریا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے۔

سوال: موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب: اوپر کی طرف کرنا چاہئے، تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا۔

سوال: وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے، غسل میں نہیں۔

سوال: مسح کس طرح کرے؟

جواب: ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری رکھے، صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں۔

سوال: پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے۔

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال: جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے، مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ^(۱) جو کچھ بھی ہو مراد ہے۔

سوال: اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا نکالنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے۔

سوال: کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب: ساری پٹی پر مسح کرنا چاہئے، خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو۔

سوال: اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو دھونا ضروری ہے اور اگر پانی سے دھونا نقصان پہنچائے لیکن مسح سے نقصان نہ ہو تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچائے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال: نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: ایک نجاستِ غلیظہ، دوسری نجاستِ خفیفہ۔

سوال: کتنی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟

(۱) وہ کپڑا جس پر مرہم رکھ کر گہرے زخم بھرے جاتے ہیں۔

جواب: آدمی کا پیشاب، پانچخانہ اور جانوروں کا پانچخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب، اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

سوال: نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پانچخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ [۳.۲۰۲ گرام] وزن تک معاف ہے اور اگر تلی ہو جیسے شراب، پیشاب تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے [جو تقریباً سوا انچ کی گولائی بنتی ہے]۔ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی، اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب: چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: نجاستِ حقیقہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کپڑے پر ہو یا بدن پر، پانی سے تین بار دھولینے سے پاک ہو جاتی ہے، کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

سوال: پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جو چیزیں تلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی، ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقہ پاک ہو جاتی ہے۔

استنجا کا بیان

سوال: استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: پانچخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

سوال: پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو نکلھانا چاہئے، اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہئے۔

سوال: پانچخانہ کے بعد استنجا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پانچخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پانچخانہ کے مقام کو صاف کرے، پھر پانی سے دھو ڈالے۔

سوال: استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پانچخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر ادھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست ادھر ادھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہئے؟

جواب: مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں، کوئلے اور کپڑے اور کاغذ^(۱) سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟
جواب: بائیں ہاتھ سے کرنا چاہئے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

پانی کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟
جواب: مینہ (بارش) کا پانی، چشمے یا کنوئیں کا پانی، ندی یا سمندر کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی، بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی؛ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟
جواب: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی، شوربا، وہ پانی جس کا رنگ، بو، مزہ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو، وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو، وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو، حرام جانوروں کا جھوٹا پانی، سونف گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق۔

سوال: جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب: ایسے پانی کو مستعمل کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل

(۱) جو کاغذ اس مقصد کے لئے بنایا جائے اس سے جائز ہے۔

کرنا جائز نہیں۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب: کتے، خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔ اسی طرح بلی جو چوبایا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے، جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا پانی بھی ناپاک ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب: بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا، چھپکلی، پھرنے والی مرغی، نجاست، کھانے والی گائے، بھینس، کوا، چیل، شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب: آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے، بکری، کبوتر، فاختہ، گھوڑا۔

سوال: کونسا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں: اول تدمی یا دریا کا بہتا ہوا پانی۔ دوسرے ٹھہرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔

سوال: ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب: جو ٹھہرا ہوا پانی نمبری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا (ساڑھے سولہ فٹ چوڑائی اور اتنی ہی لمبائی) ہو وہ زیادہ پانی ہے،

جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا۔

سوال: نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسے چڑیا، مرغی، کبوتر، بلی، چوہا۔

سوال: بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے۔

سوال: کن جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

جواب: جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں جیسے مچھلی، مینڈک، اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی، ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

کنوئیں کا بیان

سوال: کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر نجاست غلیظہ یا خیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا، وہ حلال یا حرام جانور

جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

سوال: کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں:-

(۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (۲) اور جب آدمی یا سور یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنایا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا۔ (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا، خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔ (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنایا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا، لیکن پھولا نہیں تو چالیس^(۱) ڈول نکالنے پڑیں گے۔ (۵) اگر چوہا، چڑیا یا اتنایا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس^(۲) ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیس کی جگہ تیس^(۳) اور چالیس^(۴) کی جگہ ساٹھ^(۵) ڈول نکالنا مستحب ہے۔

سوال: اگر مرہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا، مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور تلی مری ہوئی گرے تو چالیس^(۱) یا ساٹھ^(۲) ڈول اور چوہا مرہوا گرے تو بیس^(۳)

(۱) چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے۔

(۲) بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔ (پیشی زیور، حصہ اول، ص ۶۲)

یا تمیں ڈول نکالے جائیں۔

سوال: اگر پھولا یا پھنسا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرنا اور پھولتا اور پھٹ جاتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں سے مراد ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا۔

سوال: ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب: جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے۔

سوال: جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنے چاہئیں یا کئی دفعہ کر کے نکالنا

بھی جائز ہے؟

جواب: کئی مرتبہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے، مثلاً ساٹھ ڈول نکالنے ہیں، بیس صبح

کو نکالے، بیس دوپہر کو اور بیس شام کو تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال: جس ڈول اور رسی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہئے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسی

سب پاک ہو جاتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا دوسرا حصہ ختم ہوا

تعلیم الاسلام حصہ سوم کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

جواب: اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند، حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں، وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاشفاق مخلوق کو توحید کی

تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں۔

سوال: کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی

ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اَدْل بَدَل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کیلئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

سوال: قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں: ”وَاللّٰهُ كَعْبَدُ الْاِلٰهَ الْاٰهْوَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ“ (البقرہ: ۱۶۳) یعنی ”تمہارا معبود ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔“

دوسری آیت یہ ہے: ”شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَاَسَمًاۙ اَلْقَسَطُ ۗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ“ (آل عمران: ۱۸) یعنی ”خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے۔“

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ یعنی ”تو کہہ کہ اللہ ایک ہے“ (وغیرہ)

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ”اللہ“ ہے۔ اس کو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں (جیسے خالق، رزاق وغیرہ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

سوال: صفاتی نام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور

ہمیشہ رہنا)، عالم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا، قادر (یعنی ہر چیز پر اس

کی طاقت اور قدرت) ہونا۔ حتیٰ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان

صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام ”جمیل“ ہے جو صرف

اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی

صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے، لکھنا بھی جانتا ہے،

قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم، منشی،

حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی، حافظ صفاتی

نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا

قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ ”اللہ“ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور

خالق، قادر، عالم، مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ایک لفظ ”اللہ“ ہے۔ اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ

بِهَا“ (الاعراف: ۱۸۰) یعنی ”خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو

انہیں ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے: ”إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَّا عِلْمٌ

إِلَّا وَاحِدًا“ (بخاری) ”بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک

کم سونام ہیں۔“

ملائکہ (فرشتے)

سوال: مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم

زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

جواب: چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام کے دوسرے حصے میں

پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں، ان کے سوا اور فرشتے بھی

آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں، کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم۔

سوال: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔

یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں

کے ذمے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق

پورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیغام، احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں۔ بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں، تالابوں، نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:-

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں: ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراما کا تبین^(۱)

(۱) کراما کا تبین عربی لفظ ہے اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے، لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے مستعمل ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھ دیا ہے، ورنہ "کا تبین کرام" لکھنا چاہئے تھا۔

کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ان کو مُنْكَر اور نکیر کہتے ہیں۔

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں، اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے فرشتے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جَنَّت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت، تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال: یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: توراہ، زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔

توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ

فِيهَا هُدًى وَنُورٌ“ (المائدہ: ۴۴)، یعنی ”پیشک ہم نے توریت اتاری،

اس میں ہدایت اور نور ہے۔“

زبور کے بارے میں فرمایا: ”وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا“ (النساء: ۱۶۳) یعنی

”ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔“

انجیل کے بارے میں فرمایا: ”وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ

الْإِنْجِيلَ“ (المعید: ۱۲۷) یعنی ”ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں

انجیل دی۔“

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا

آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید

سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال: تو کیا یہ تورات، زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہے وہی اصلی آسمانی تورات اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب: نہیں! کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے آدل بدل کر دیا ہے۔ موجودہ تورات، زبور اور انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں، بلکہ ان میں تحریف (آدل بدل) ہوئی ہے، اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورہ ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اس کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے، قرآن مجید میں اس کتاب کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

سوال: تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

سوال: قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟
جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:

اول یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) منجز ہے، یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل (مثابہ، اس جیسا) بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے، اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تیس برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اسکے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت، رسول کریم ﷺ کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ

خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کر دی گئی۔

رِسَالَت

سوال: تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

جواب: مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام،

حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام،

حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام،

حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام،

حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام،

حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت ایاس علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام،

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام،

حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ۔

سوال: آنحضرت ﷺ عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ خاندانِ قریش میں سے ہیں۔ عرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندانِ قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی، جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور ﷺ اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے، اسی وجہ سے حضور ﷺ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔

سوال: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب: حضور ﷺ کے پردادا کا نام ”ہاشم“ ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے: ”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف“۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! آپ، حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور ﷺ کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں۔

سوال: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب: حضور ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔

سوال: وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور ﷺ پر

پر اُتارنا شروع کیا۔

سوال: وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور ﷺ زندہ رہے؟

جواب: تیس برس؛ تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

سوال: مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

جواب: جب حضور ﷺ نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی

اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ

آپ کے دشمن ہو گئے، کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود

سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضور ﷺ کو تکلیفیں پہنچانی

شروع کر دیں۔ حضور انور ﷺ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور

تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام

پہنچاتے رہے، مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر

حضور ﷺ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضور انور ﷺ خدا تعالیٰ کے حکم

سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے

گئے۔ مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضور ﷺ کے

مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انور ﷺ مدینہ

منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور ﷺ کی اور حضور ﷺ کے

ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضور کے مدینہ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان

بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت ﷺ کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو "ہجرت" کہتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے "مہاجرین" کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور مہاجرین کی مدد کی انہیں "انصار" کہتے ہیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

جواب: دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محرابین کہہ کر پکارتے تھے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی مُغْتَمِر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب: اول یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں، دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" کہ میں پچھلا (آخری) نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا" (الاحزاب: ۳) یعنی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی

نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہمیشہ کے لئے ہر طرح کامل و مکمل دین ہو گیا، اس لئے حضور ﷺ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے: ”أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ کہ ”میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا“ اور ظاہر ہے کہ اولادِ آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں تو آنحضرت ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل اور ان کے سردار ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا ہو یا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال: صحابی کتنے ہیں؟

جواب: ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام

پر ان کا انتقال ہوا۔

سوال: سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب: صحابہ رضی اللہ عنہم کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہ باقی اُمت سے افضل ہیں۔

سوال: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

جواب: تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں چار صحابی سب سے افضل ہیں:-

اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمت سے افضل ہیں۔ دوسرے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا تمام اُمت سے افضل

ہیں۔ تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں۔ چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد تمام اُمت سے افضل

ہیں۔ یہی چاروں بزرگ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا

کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے

میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا سے خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کے معنی قائم

مقام اور نائب کے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں

کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام

بنائے گئے، اس لئے یہ خلیفہ اول ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہوئے؛ ان چاروں کو خلفائے آربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے، خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے، اس کو ولی کہتے ہیں۔

سوال: ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو خدا اور رسول کی محبت اس پر غالب ہو، دنیا کی حرص نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو۔

سوال: کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! تمام صحابی خدا کے ولی تھے کیونکہ حضور رسول کریم ﷺ کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی، دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے، کثرت سے عبادت کرتے تھے، گناہوں سے بچتے تھے، خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

سوال: کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

سوال: ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں! صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے، اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

سوال: بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال: کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں معاف ہو جائیں؟

جواب: جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں، خلاف شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں، ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

مُعْجَزَةٌ اور کرامت کا بیان

سوال: مُعْجَزَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلافِ عادت باتیں ظاہر کر دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، ایسی باتوں کو مُعْجَزَہ کہتے ہیں۔

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا مُعْجَزَے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار مُعْجَزَے دکھائے ہیں، چند مشہور مُعْجَزَے یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عَصَا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نکل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے، کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے، مٹی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اُڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ ﷺ کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) برس کا عرصہ گزر گیا، لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل (مشابہ) بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔ دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شئ القدر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کو اُنکے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالم ﷺ کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: معراج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور انور ﷺ رات کو جاگتے میں براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو معراج کہتے ہیں۔

سوال: شئِ انقمر سے کیا مراد ہے؟

جواب: شئِ انقمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کُفَّارِ مَکَہ نے حضور رسولِ انور ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے، تو آنحضرت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے، ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں، نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال: معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلافِ عادت اور مشکل بات ظاہر ہو اُسے ”معجزہ“ کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن مُتَشَیِّ پر ہیز گار ہو اور اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں، اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے ”کرامت“ کہتے ہیں اور اگر خلافِ شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے ”اشمِ رَاج“ کہتے ہیں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

جواب: نہیں! یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو،

ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

سوال: بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے، انہیں کیا سمجھنا چاہئے؟

جواب: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے، کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی، ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور ان کی خلاف عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔



تعلیم الاسلام حصہ سوم کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضو کے باقی مسائل

سوال: بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ کی بات ہے، بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے۔

سوال: نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کی یہ آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط“ (المائدہ: ۶) ”یعنی اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کر لو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ الو“۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ“ (ترمذی) یعنی ”نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے۔“

فرائض وضو کے باقی مسائل

سوال: دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

جواب: اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے، اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے، مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منہ پر ہی رہ گیا، ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے منہ دھویا، اور وضو صحیح نہ ہوگا۔

سوال: جن اعضاء کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

جواب: ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے۔

سوال: کہاں سے کہاں تک منہ دھونا فرض ہے؟

جواب: پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا فرض ہے۔

سوال: جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

سوال: اگر کسی شخص کے چہ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے۔

سوال: مسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ہاتھ کو پانی سے تر کر کے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں؟

سوال: سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

جواب: نیا پانی لینا بہتر ہے، لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کر لے تو وہ بھی کافی ہے، مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کر لیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اُسے تر کر لیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں۔

سوال: اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح آدا ہو گیا یا نہیں؟

جواب: آدا ہو گیا۔

سوال: وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: آنکھوں کے اندر کا حصہ، ناک کے اندر کا حصہ، منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے۔

سوال: وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے۔

سنن وضو کے باقی مسائل

سوال: اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضاء وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا، یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

سوال: وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں۔ بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: زبان سے کہنا ضروری نہیں، ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں۔

سوال: وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

جواب: صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں۔

سوال: وضو میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پوری پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پوری پڑھنا یا ”بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ“

عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ "يَا بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ" تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

سوال: مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسواک کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی، مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہئے۔ دھو کر مسواک کرے اور دھو کر رکھے۔ اوّل دائیں طرف کے دانتوں میں، پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے۔

سوال: غُزْغُزہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: وضو اور غسل میں غُزْغُزہ کرنا سنت ہے، لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہئے، داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہئے۔

سوال: ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے، لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے، سانس سے نہ کھینچے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنتِ مؤکدہ ہیں۔

سوال: ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال کرنا سنت ہے؟

جواب: ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال کے چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں، ان سب کا دھونا فرض ہے۔

سوال: انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے، دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے۔

سوال: تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور تھیلیوں کو انگلیوں سمیت گڈی تک لے جاؤ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے۔

سوال: کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: نہیں! سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے، اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہئے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہئے۔

مستحبات وضو کے باقی مسائل

سوال: دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے یا مستحب؟

جواب: بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے۔

سوال: گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہئے،

گلے پر مسح کرنا بدعت ہے۔

سوال: وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب: وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سر ا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا جھلمے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا۔ زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت: بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا:

”اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“^(۱)

وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیّۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقض وضو کے باقی مسائل

سوال: ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا، باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں۔

سوال: اگر زخم پر خون ظاہر ہوا، اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ظاہر ہوا، پھر

پونچھ لیا، کئی بار ایسا کیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھنا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں، اگر اتنا تھا

(۱) ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجئے۔

کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

جواب: قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے، اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے، کپڑا لگنے سے دھبہ آ جاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے۔

سوال: قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: جو تک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی یا مچھر، پٹو نے کانا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: جو تک^(۱) (کیڑا) کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے، کیونکہ جو تک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو

(۱) پانی کا وہ پار پانچ انچ لمبا کیڑا جسے تاسد (خراب) خون کالے کیلے انسان کے جسم پر لگاتے ہیں۔ ۲- منع

یقیناً بہہ جاتا اور چھجر، پٹو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا۔

سوال: کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ (تشہد) میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: ہاں! انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا، یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی۔

سوال: کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسنے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں: (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو، کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲) جاگتے میں ہنسنے، پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو، پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصد ایلا بقصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

غُسل کے باقی مسائل

سوال: غُسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: فرض، سنت، مُستحب۔

سوال: غُسل فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ ہیں، اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے حصے میں آئے گا۔

سوال: غُسل سنت کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: چار ہیں اور وہ چاروں یہ ہیں: جمعہ کی نماز کے لئے غُسل کرنا، دونوں

عیدوں کی نماز کے لئے غُسل کرنا، حج کا احرام^(۱) باندھنے سے پہلے غُسل

کرنا، عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غُسل کرنا۔

سوال: غُسل مُستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: غُسل مُستحب بہت ہیں جن میں سے چند غُسل یہ ہیں: شعبان کے مہینے

کی پندرھویں رات میں جسے شبِ برات کہتے ہیں غُسل کرنا۔ عرفہ کی

رات میں غُسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد

آنے والی رات میں۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز کے لئے غُسل

کرنا، نمازِ استسقا کے لئے غُسل کرنا، مَلَّہ مُعَظَّمہ یا مدینہ منورہ میں داخل

ہونے کے لئے غُسل کرنا، میت کو غُسل دینے کے بعد غُسل دینے والے کا

غُسل کر لینا، کافر کا اسلام لانے کے بعد غُسل کرنا۔

سوال: اگر غُسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے

(۱) احرام حج اور وقوف اور عرفہ کے معنی حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے۔

اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے۔

سوال: غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں۔

سوال: ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے۔

سوال: غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

جواب: پانی زیادہ بہانا، ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا یا قبلہ کی طرف منہ کرنا، سنت کے خلاف غسل کرنا۔

سوال: اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا، پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

سوال: مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

جواب: جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے، اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے، مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور

اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے۔

سوال: مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے۔

سوال: اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے۔

سوال: اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہن رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے۔

سوال: اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اسے جمع کر کے دیکھو، اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے، اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے۔

نجاستِ حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

سوال: چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے، جوتی، بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

جواب: زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے۔

سوال: اگر انہیں چیزوں میں پیشاب، شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

جواب: پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کر دے دھو کر پاک ہوں گی، یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے۔

سوال: چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے، المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

جواب: لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں، زنگ نہ ہو اور چاندی، سونے،

تانے، المونیم، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا بڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن، یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

سوال: نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہو جائیں گی۔

سوال: زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

جواب: زمین جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو، مزہ) جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے۔

سوال: مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

جواب: اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

سوال: جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتیں مثلاً تانبے کا برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے تو ان کو پاک کرنے کیلئے کس طرح دھویا جائے؟

جواب: ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے، ان کے دھونے کا طریقہ

یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو، پاک ہو جائیں گی، مگر دھونے میں جس قدر ملنا ممکن ہو اس قدر ملنا ضروری ہے تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے۔

سوال: مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال و جواب میں لکھا گیا۔

سوال: نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے۔

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو، باقی گھی پاک ہے اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے۔

سوال: ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو، پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آ جائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا۔

استنجے کے باقی مسائل

سوال: استنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو، مکروہ ہے۔

سوال: پانخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پانخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ تالاب یا نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کنارے پر پانخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں پانخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پانخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پانخانہ پیشاب کرنا۔ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پانخانہ کرنا؛ یہ تمام باتیں مکروہ ہیں۔

پانی کے باقی مسائل

سوال: دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

سوال: وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی

سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاستِ حقیقیہ نہ ہو تو) وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مستعمل پانی غیر مستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے، اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے۔

سوال: اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے۔ ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر تالاب یا حوض، شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہاں! وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔

سوال: اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حوض دس گز^(۱) لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی

(۱) گز سے شرعی گز مراد ہے جو نمبری گز سے تقریباً گہرا کہلاتا ہے۔

ایک دوطرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار، شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے، اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں۔

کنوئیں کے باقی مسائل

سوال: اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھینر کی دو چار میٹگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اتر اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اور اترنے سے پہلے نہیں نہلایا اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اتر تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے، کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو، بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف

ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے
کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

جواب: جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا
بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے۔ درمیانی ڈول وہ
ہے جس میں اسی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو۔
یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے مسائل پر اضافہ تھا۔ اب انے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں

تیمم کا بیان

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاستِ محکمہ
سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

سوال: تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض
بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔

سوال: پانی نہ ملنے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب پانی ایک میل دور ہو، یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو،
مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار
ڈالے گا، یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے،

یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اُسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی، یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رستی نہیں ہے، یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اُسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں؛ یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں۔

سوال: بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب: جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے۔

سوال: پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے، ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب: جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں، لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی انگلی سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں، تیمم کر لینا جائز ہے۔

سوال: تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: تین فرض ہیں: اول نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

سوال: تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب: اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دو، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ، اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھيرو، پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھيرو، پھر انگلیوں کا خلال کرو، اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

سوال: وضو اور غسل دونوں میں تیمم جائز ہے یا صرف وضو میں؟

جواب: دونوں میں تیمم جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چٹونا اور مٹی کے کچے یا پتے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چٹونے کی دیوار اور گيرو اور ملتانى مٹی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے

بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

جواب: لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست،

گیہوں، جو اور تمام غلے، کپڑا، راکھ؛ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔

یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پکھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی

ہیں ان پر تیمم ناجائز ہے۔

سوال: پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے اُن پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے۔

پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دُھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے۔

سوال: جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ

رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے۔

سوال: اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا

جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہوگئی، اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں، چاہے پانی وقت کے اندر

ملا ہو یا وقت کے بعد۔

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدیث اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہونے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو، اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں۔

سوال: تیمم کی مدت کیا ہے؟

جواب: جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے، اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضا لفقہ نہیں۔

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں، جیسے کرتا، پانچجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ؛ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے، یعنی ان میں سے کسی پر نجاستِ غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاستِ خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاستِ غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاستِ خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔

سوال: اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا، دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے، ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی کیونکہ نمازی کے ملنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال: جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا پتھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی، دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں۔

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

سوال: اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک، نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دونوں آپس میں سلتے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بویا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں نہیں کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے۔

سوال: ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بویا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے۔

سوال: اگر نماز کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اور اس کی بویا

نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی، لیکن قصد ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

سوال: ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے، یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں۔

سوال: اگر ستر کا کوئی حصہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کپڑے ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر قصد اچوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصد اچوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی۔

سوال: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے، مثلاً درختوں کے پتے یا ٹائٹ وغیرہ، اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو بیجا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا، اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

سوال: نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

سوال: نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

جواب: دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے۔

سوال: فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

جواب: فرض: اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب: وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو، اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا، ہاں بلا عذر

چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سنت: اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل: ان کاموں کو کہتے جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو، ان کے کرنے میں ثواب، اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو، اُسے مُستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

سوال: فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: فرض عین اور فرض کفایہ۔ فرض عین: اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو، اور فرض کفایہ: وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں۔

سوال: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ: اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور سنت غیر مؤکدہ: اسے کہتے ہیں جسے حضور ﷺ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مُستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں، ان سنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔

سوال: حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرام: اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہ تحریمی: اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی: اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے۔

سوال: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباح: اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو۔

سوال: نماز فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب: سورج نکلنے سے تخمیناً (اندازاً) ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پُورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے، وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے، اسے صبح کا ذب کہتے ہیں۔ تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اُٹھتی ہے، یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اُٹھتی اُسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا

وقت جاتا رہا۔

سوال: فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جاسکتی ہو، ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے۔

سوال: نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب: نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دو گنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی (نسبتاً) کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے، لیکن اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔

سوال: نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب: جب ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل (دو گنا) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے، لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پھلی پھلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

سوال: نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب: جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفقِ غروب ہونے تک رہتا ہے۔

سوال: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب غروب ہونے کے بعد کچھ تھم (مغرب) کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفقِ انحر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفقِ انبیس (یعنی سفید شفق) کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے، اس شفقِ انبیس کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔

سوال: مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: اوّل وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

جواب: سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: نماز وتر کا وقت بتاؤ؟

جواب: نماز وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا ہے، لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی، گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے۔

سوال: وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب: اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے، لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہئے۔

نماز کی چھٹی شرط (استقبالِ قبلہ) کا بیان

سوال: استقبالِ قبلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں۔

سوال: استقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

سوال: مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے، خانہ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر ہے جو

ملکِ عرب کے شہرِ مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو ”کعبۃ اللہ“

”بیٹ اللہ“ ”بیٹ الحرام“ بھی کہتے ہیں۔

سوال: قبلہ کس طرف ہے؟

جواب: ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم (مغرب) کی

طرف ہے، کیونکہ یہ تمام ملکِ مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

سوال: اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں بلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟
 جواب: اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال: نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب: نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں، اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے، اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے۔

جواب: نماز نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں، نماز سنت اور تراویح

کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے۔

اذان کا بیان

سوال: اذان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں، لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اول میں لکھے جا چکے ہیں)۔

سوال: اذان فرض ہے یا سنت؟

جواب: اذان سنت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے۔

سوال: اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے، ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں۔

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہئے؟

جواب: ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہئے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے۔

سوال: اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان میں سات باتیں مستحب ہیں: قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا، اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا، اونچی جگہ پر اذان کہنا، بلند آواز

سے اذان کہنا: **حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ** کہتے وقت دائیں جانب اور
حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا، فجر کی اذان
 میں **حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** دہرا کہنا۔
 سوال: اقامت کے کہتے ہیں؟

جواب: فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں،
 مگر **حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد اقامت میں **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ**
 دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے، فرض نمازوں کے علاوہ
 کسی نماز کے لئے مسنون نہیں۔

سوال: کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہے۔

سوال: بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اذان بے وضو کہنا جائز ہے، مگر اس کی عادت کر لینا بُرا ہے اور اقامت
 بے وضو مکروہ ہے۔

سوال: اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ لے تو اذان اور
 اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے، لیکن کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: مسافر حالتِ سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہئیں، لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مُضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

سوال: اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے، لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے۔

سوال: اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہئے؟

جواب: مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پائخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے۔

سوال: اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے جائیں جو مؤذن یا کبیر کہتا ہے، مگر حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا چاہئے اور فجر کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ کہنا چاہئے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سن کر آقَامَهَا اللَّهُ وَآدَامَهَا کہنا چاہئے۔

سوال: اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: اذان کے بعد یہ دعا پڑھے: ”اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّابِتَةُ
وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ لِأَيِّ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ“۔

نماز کے ارکان کا بیان

سوال: ارکانِ نماز کے کتے ہیں؟

جواب: ارکانِ نماز: ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں، ارکانِ رکن
کی جمع ہے، رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔

سوال: نماز کے اندر فرض کتے ہیں؟

جواب: چھ چیزیں فرض ہیں: اول تکبیر تحریمہ کہنا، دوسرے قیام (کھڑا ہونا)،
تیسرے قراءت (یعنی قرآن مجید پڑھنا)، چوتھے رکوع کرنا، پانچویں
دونوں سجدے، چھٹے قعدہ اخیرہ، یعنی نماز کے اخیر میں التحيات پڑھنے
کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے، رکن نہیں ہے۔

سوال: تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان
نہیں کیا؟

جواب: چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے
نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکانِ نماز کے ساتھ بیان کرنا
مناسب معلوم ہوا۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

سوال: تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال: فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کبھی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے۔

نماز کے پہلے رکن یعنی قیام کا بیان

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے۔

سوال: قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب: فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قراءت پڑھی جاسکے۔

سوال: اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو

بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

سوال: نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب: نفل نماز میں قیام فرض نہیں، بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے دوسرے رکن قراءت کا بیان

سوال: قراءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قراءت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں، اور نماز وتر، اور سنت، اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: کیا سورۃ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ

فرض نماز ہو یا واجب یا سنت، ہو یا نفل) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قراءت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر

قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قراءت فرض کی مقدار یاد کر لینا

فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا۔

سوال: قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہئے؟

جواب: امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور فجر، اور جمعہ، اور عیدین کی نمازوں میں، اور رَمَضَانَ المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے۔

سوال: کن نمازوں میں قراءت آہستہ کرنی چاہئے؟

جواب: نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قراءت آہستہ کرنی چاہئے۔

سوال: زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

جواب: زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے۔

سوال: جن نمازوں میں آواز سے قراءت کی جاتی ہے، انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں۔

سوال: جن نمازوں میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں سری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ سری کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے، صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے۔

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

سوال: رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھلکانا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

سوال: رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس قدر جھلکانا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔

سوال: اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا گھبرا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

جواب: سر سے اشارہ کر لے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا۔

سوال: سجدے سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

سوال: اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہو گا۔

سوال: ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب: دونوں سجدے فرض ہیں۔

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب: سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے۔

سوال: پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب: اچھی طرح بیٹھ جائے، پھر دوسرا سجدہ کرے۔

سوال: عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے

جگہ تنگ ہوگئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ

کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

نماز کے پانچویں رکن (قعدہ اخیرہ) کا بیان

سوال: قعدہ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: التختات کے آخری الفاظ ”عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ تک پڑھنے کی مقدار

بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: قعدہ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب: تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب، سنت ہوں یا نفل، قعدہ اخیرہ

فرض ہے۔

واجبات نماز کا بیان

سوال: واجبات نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجبات نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے، اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہونہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹنا واجب ہوتا ہے۔

سوال: واجبات نماز کتنے ہیں؟

جواب: واجبات نماز چودہ ہیں:-

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے مقرر کرنا۔

(۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں

میں، اور واجب، اور سنت، اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ

کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

(۴) سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

(۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا

کرنا۔ (۹) قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں

- کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔
 (۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور
 رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قراءت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ
 نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔
 (۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔
 (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتوں کا بیان

سوال: نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم ﷺ سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی، انہیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، نہ گناہ ہوتا ہے، اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال: نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: نماز میں اکیس سنتیں ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔ (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (۴) امام کا

تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔ (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔ (۶) ثنا پڑھنا۔ (۷) تَعُوْذُ لِعِنِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اِنْ پڑھنا۔ (۸) بِسْمِ اللّٰهِ اِنْ پڑھنا۔ (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۱۰) آمین کہنا۔ (۱۱) ثنا اور تَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) سنت کے موافق قراءت کرنا، یعنی جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے، اس کے موافق پڑھنا۔ (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔ (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔ (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور مقتدی کو رِقَبَاتِكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تَسْبِيْحٍ اور تحمید دونوں کہنا۔ (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔ (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ (۱۹) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔ (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا۔ (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مُسْتَحَبَّات کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

جواب: نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔ (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔ (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر، اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر، اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھرنہ آنے دینا۔ (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدیث اکبر اور حدیث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کر لو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو، مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی نو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اللہ اکبر پڑھو

کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو، سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے، ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ پڑھو۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھو، جب سورۃ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورت یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو، تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور سورت کچھ نہ پڑھو) قراءت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو، جلدی نہ کرو۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ، انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو، پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے، سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو، نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسبیح کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسبیح پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسبیح و تحمید دونوں پڑھے۔

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھو، چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں، کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو، پھر پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ

اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو، اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھا کر بچوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بِسْمِ اللّٰهِ اور سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو، خاموش کھڑے رہو)۔

پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، سیدھا پاؤں کھڑا رکھو، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو، جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو، لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ اور اَلَا اللهُ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو دو درود شریف پڑھو، اس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو، دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو۔

دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد دو درود نہ پڑھو،

بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدہ سے اور واجب یا سنت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کر کے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور ”اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسْنِ عِبَادَتِكَ“ پڑھو۔

اور یہ دعا بھی مسنون ہے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“



تعلیم الاسلام کا تیسرا حصہ تمام ہوا

تعلیم الاسلام حصہ چہارم کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید

سوال: لفظ ”اللہ“ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ”اللہ“ اس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفات کمالیہ اُس میں موجود ہیں۔

سوال: واجب الوجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم محال ہو۔

جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا، نہ اس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا، اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا، کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہو اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے، اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔

سوال: صفاتِ کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اُس کمالِ ذاتی کے لئے جن صفات کا اُس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں، انہیں صفات کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں۔

سوال: جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں، ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

سوال: جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان وزمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

جواب: خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالم کے بنانے اور آسمان وزمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی، کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا۔

سوال: خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) وحدت۔ (۲) قدم یا وجوب وجود۔ (۳) حیوة۔ (۴) قدرت۔ (۵) علم۔

(۶) ارادہ۔ (۷) سَمْع۔ (۸) بَصْر۔ (۹) کَلَام۔ (۱۰) خَلْق۔ (۱۱) تَخْلُوِین وغیرہا۔

سوال: صفت وحدت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وحدت کے معنی ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنی خدا کو ایک سمجھنا یا اُس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا۔

سوال: صفت قَدَم اور وجوب وجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قَدَم کے معنی قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنی واجب الوجود ہونا۔ واجب الوجود کے معنی تم شروع میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: اَزلی ابدی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے اَزلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے ابدی کہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ اَزلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں۔

سوال: حیوۃ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حیوۃ کے معنی زندگی کے ہیں یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے، زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے۔

سوال: صفت قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدرت کے معنی طاقت کے ہیں یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کے قدرت (طاقت) رکھتا ہے۔

سوال: صفتِ علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز، چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں، ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے، اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے، انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں، علمِ غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔

سوال: ارادہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ارادہ کے معنی اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں، وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے۔

سوال: صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے، لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں، نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے، بلکہ سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا

ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور، اندھیرے اُجالے کا کوئی دخل نہیں۔

سوال: صفتِ کلام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کلام کے معنی ”بولنا، بات کرنا“ ہیں۔ خدا تعالیٰ کیلئے یہ صفت بھی ثابت ہے، لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے۔

سوال: اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب: مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی، کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے، لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہو سکتا۔

سوال: صفتِ خَلْق اور مَخْلُوعِین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خَلْق کے معنی پیدا کرنا اور مَخْلُوعِین کے معنی وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مَخْلُوعِین (وجود میں لانے والا) ہے۔

سوال: ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں جیسے مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، عزت دینا، ذلت دینا وغیرہ، اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں اَزلی اَبَدی اور قدیم ہیں، ان میں کمی بیشی تَغْییر و تَجَدُّل نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیس (۲۳) برس میں اُتر اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ“ (البقرہ: ۱۸۵) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اُتر۔

اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“ (القدر: ۱) یعنی ہم نے اس (قرآن مجید) کو شبِ قدر میں اُتارا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شبِ قدر میں اُتر۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہیں، ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں: اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اُتر۔ پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شبِ قدر تھی) لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا اور تیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دنیا سے حضور رسول کریم ﷺ پر تیس سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں

باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں۔

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب: مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے، اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم ﷺ اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے۔ جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اُس غار حرا میں حضور ﷺ پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا۔

سوال: قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: حضور ﷺ اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ ”اقْرَأْ“ یہ لفظ سورہ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں ”پڑھ“۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا، پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں: ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝“ (علق)۔

اور ان سے سن کر حضور ﷺ نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں

قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں۔

سوال: اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتداء سورہ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اُس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

جواب: نہیں! موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے۔ قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا، مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم ﷺ بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور ﷺ فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے، لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور ﷺ کی بتائی ہوئی ہے اور حضور ﷺ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے۔

سوال: حضور انور ﷺ نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

جواب: سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا، اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور رسول کریم ﷺ کو بتائی اور حضور ﷺ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

سوال: قرآن مجید کو اترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا؟

جواب: اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں: پہلی دلیل: قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضور ﷺ کے زمانے سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے، اُس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

سوال: متواتر اور تواتر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اُس بات کو متواتر کہتے ہیں، اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں۔

پس قرآن مجید کو حضور ﷺ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہونگے۔

دوسری دلیل: حضور رسول خدا ﷺ کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں

جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا ثبہ ہو سکتا ہے؟

تیسری دلیل: خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہے:

” إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ “ (البقرہ: ۹۷) یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور ﷺ پر نازل ہوا تھا، کیونکہ اسکی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

چوتھی دلیل: قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا، کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا، نہ بنانے کا دعویٰ کیا، نہ بنا سکتا ہے، نہ بنا سکے گا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔

رِسَالَت

سوال: قرآن مجید میں ہے: ”وَإِنَّ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ“ (فاطر: ۳۵) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے ”وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ“ (الزمر: ۱۷) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب: ہاں! ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں۔

سوال: کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب: نہیں کہہ سکتے، کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا، تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا، اُس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہو گے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے، تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی۔ پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو۔

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے مصلحتاً ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور ان کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور انکل کا تیر ہے۔

سوال: حضور رسول مقبول ﷺ کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپ ﷺ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ آپ کو

خدا تعالیٰ نے بہت سے گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا، جن کی آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو خبر کر دی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے، کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت (شریعت محمدی) کی پیروی کریں گے۔ آپ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں۔

آپ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور ﷺ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا اُمت پر ضروری ہے۔ آپ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمتی کے ذمہ لازم ہے، لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے۔

سوال: معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور ﷺ سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

سوال: حضور ﷺ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

جواب: حضور ﷺ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے

تھے، اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور ﷺ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں، لیکن حضور ﷺ کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں، ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضور ﷺ کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں۔

سوال: شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے۔ حضور ﷺ کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضور ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضور ﷺ کے علاوہ، اور انبیاء اور اولیاء، شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے، لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوال: کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

جواب: سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے، کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد ﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے اُن تمام باتوں کا اقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے۔

سوال: اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعمالِ صالحہ کے معنی ہیں ”نیک کام“ جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں۔

سوال: کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب: ہاں! ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے۔

سوال: عبادت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں، جو بندگی کرے اسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اسے معبود کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اس کے

بندے ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، اس لئے ہمارے ذمہ عبادت کرنا فرض ہے۔

سوال: خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

جواب: آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں دونوں کو مکلف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلف نہیں ہیں۔
سوال: جن کون ہیں؟

جواب: جن بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے، لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے، ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

سوال: عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے: (۱) نماز پڑھنا۔ (۲) روزہ رکھنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) قربانی کرنا۔ (۶) اعتکاف کرنا۔ (۷) مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔ (۸) بُری باتوں سے روکنا۔ (۹) ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت اور آداب کرنا۔ (۱۰) مسجد بنانا۔ (۱۱) مدرسہ جاری کرنا۔ (۱۲) علم دین پڑھنا۔ (۱۳) علم دین پڑھانا۔ (۱۴) علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا۔ (۱۵) خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ (۱۶) غریبوں کی حاجت روائی کرنا۔ (۱۷) بھوکوں کو

کھانا کھلانا۔ (۱۸) پیاسوں کو پانی پلانا اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں۔

مَعْصِيَتِ اور گناہ کا بیان

سوال: مَعْصِيَتِ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مَعْصِيَتِ کے معنی نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا، جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اُسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے، خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔

کُفْر اور شرک کا بیان

سوال: کُفْر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے، مثلاً کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر

سے مُنکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

سوال: خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مُشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مُشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مُشرک ہوتے ہیں۔

سوال: صفات میں شرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

سوال: شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بہت سی قسمیں ہیں، یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:-

(۱) شرک فی القدرت، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا، مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسائے دے سکتے ہیں یا پینا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی

دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا اُن کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں؛ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا، مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں؛ یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر، یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سُن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں؛ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا، مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اُس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروا نہ کرے، یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شرک فی العبادت، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا، مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا، یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منّت ماننی یا کسی قبر یا

مُرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا؛ یہ سب شرک فی العبادۃ ہے۔

سوال: ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! بہت سے کام ایسے ہیں کہ اُن میں شرک کی ملاوٹ ہے، ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں: نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، چچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا، عکرم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزارنا، خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا دلی کو حاجت روا، مشکل کشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

سوال: کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

جواب: کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو، یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اُس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے۔ حضور رسول مقبول ﷺ نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال: بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں: پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا، شادی میں سہرا باندھنا، بدھی پہنانا اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو، بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

سوال: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

جواب: کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغلی کھانا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جوا کھیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، سود لینا اور دینا، ڈاڑھی منڈانا، ٹخنوں سے نیچا پانجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، نالکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے، لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ہی ناقص ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو مُجْبِدِع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے، اُسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے، توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے زور کر گزرا کر توبہ کرے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

جواب: جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہے، صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے، ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے، لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے، مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا، ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کرو یا اس سے معاف کراؤ، اس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو، جب معافی

کی اُمید ہو سکتی ہے۔

سوال: توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

جواب: جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آ جائیں اور حلق میں دم آ جائے اُس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے۔

سوال: اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مر جائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے۔

سوال: میت کو دنیا کے عزیز قریب، رشتہ دار، دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! میت کو عبادتِ بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں، مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے انہیں ملے گا، لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے۔

ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت

کی اپنی طرف سے شخصیں نہ کرنی چاہئے، بلکہ جو چیز جس وقت مُیْتَر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مُستحق کو دے کر اس کا ثواب بخش دینا چاہئے۔ رسم کی پابندی یاد کھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے۔



تعلیم الاسلام حصہ چہارم کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قراءت کے چند احکام کا بیان

سوال: اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو بجز کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

جواب: واجب تو نہیں، مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔

سوال: اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا میں امام کو جبر سے ہی پڑھنا چاہئے اور منفرد کو اختیار ہے، چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے۔

سوال: فرض نمازوں میں کتنی قراءت مسنون ہے؟

جواب: حالت سفر میں تو اختیار ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے، البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قراءت کی خاص مقدار مسنون ہے۔

سوال: حالت اقامت کی قراءت مسنونہ کیا ہے؟

جواب: حالت اقامت میں نماز فجر اور نماز ظہر میں طوالت مُقْصَل پڑھنا اور نماز عصر اور نماز عشاء میں اوساط مُقْصَل پڑھنا اور نماز مغرب میں

قصارِ مُفَصَّل پڑھنا مسنون ہے۔

سوال: طوَالِ مُفَصَّل اور اوساطِ مُفَصَّل اور قصارِ مُفَصَّل کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآنِ مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورہٴ حجرات سے سورہٴ بروج تک کی سورتوں کو طوَالِ مُفَصَّل کہتے ہیں۔

اور سورہٴ طارق سے سورہٴ لَم یٰکُن تک کی سورتوں کو اوساطِ مُفَصَّل

کہتے ہیں اور سورہٴ اِذَا زُلْزِلَتْ سے اَلنَّاس یعنی آخرِ قرآنِ مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مُفَصَّل کہتے ہیں۔

سوال: یہ قراءتِ مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے؟

جواب: امام اور منفرد دونوں کے لئے یہ قراءتِ مسنون ہے۔

سوال: اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قراءتِ مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا

دوسری سورت جائز نہ ہو؟

جواب: کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں، شریعت نے آسانی

کے لئے ہر جگہ سے قرآنِ مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے، پس اپنی

طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے۔

سوال: فجر کی سنتوں میں قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: اکثر حضورِ رسول کریم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاٰیُّہَا

الْكَفْرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

سوال: نماز وتر کی مسنون قراءت کیا ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا

الْكَفْرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

سے ثابت ہے۔

جماعت اور امامت کا بیان

سوال: امامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: امامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو

اور سب مقتدی اُس کی تابعداری کریں اُسے امام کہتے ہیں۔

سوال: جماعت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے، اور سب

مقتدی ہوتے ہیں۔

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جماعت سنت مؤکدہ ہے، اس کی بہت تاکید ہے۔ بعض علماء تو اسے

فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں

بہت فائدے ہیں۔

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب: ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا، پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس

میں ملنا، اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا، دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا، نماز میں دل لگنا، جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا، ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا، حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا، ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا، ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔

سوال: کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب: عورتیں، نابالغ بچے، بیمار، بیمار کی خدمت کرنے والے، لولے، لنگڑے، اپانچ، کٹے ہوئے پاؤں والے، بہت بوڑھے، اندھے؛ ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

سوال: وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہوتا ہے۔

جواب: سخت بارش، راستہ میں زیادہ کچھڑ، سخت جاڑا، رات میں آندھی، سفر، مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آ جانا، پانخانہ، پیشاب کی حاجت ہونا، کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آ جانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

سوال: کن نمازوں میں جماعت سنیٰ مؤکدہ یا واجب ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز میں جماعت سے نماز پڑھنا سنیٰ مؤکدہ ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنیٰ کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے۔

سوال: کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں، ایک مُقتدی ہو اور ایک امام، مگر اس حالت میں مُقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مُقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔

سوال: جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں، درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں، بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہئے۔

سوال: اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مُقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائیگی یا نہیں؟

جواب: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مُقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مُقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا ذہرانا ضروری ہوگا۔

سوال: امامت کا مُستحق کون شخص ہے؟

جواب: اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اسکے اعمال بھی اچھے ہوں، اسکے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو، اُس کے بعد جو زیادہ مُتقی پرہیزگار ہو۔ اُس کے بعد جو زیادہ عمر والا ہو، اسکے بعد جو خوش خُلق اور شرافت ذاتی رکھتا ہو۔ اُس کے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحب وقار ہو۔ اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

سوال: اگر مسجد کا امام مُعین ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مُستحق کون ہے؟

جواب: امام مُعین اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مُستحق ہے، اگرچہ یہ اجنبی

شخص امامِ مُعْتَمِن سے زیادہ افضل ہو۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

جواب: بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل، وَكَذَلِكَ الزَّانَا کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور وَكَذَلِكَ الزَّانَا عالم اور نیک بخت ہو اور اُن سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو اُن کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

جواب: دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مُشْرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے، صحیح نہیں ہوتی۔

اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اُس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے۔

مفسداتِ نماز کا بیان

سوال: مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سوال: مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت؛ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا اللسلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔ (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو ”تَبَارَكَ اللهُ“ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔ (۴) کسی بُری خبر پر ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا یا کسی عجیب خبر پر ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہنا۔ (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا آف کرنا۔ (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔ (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔ (۹) عمل کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ (۱۰) کھانا پینا، قصداً ہو یا بھولے سے۔ (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔

(۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔ (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی

ہے، مثلاً یا اللہ! مجھے آج سو روپے دیدے۔ (۱۶) درو یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں۔ (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنستا۔ (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہات نماز کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا یا آپکن یا چونہ بغیر اس کے کہ آستنیوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا۔ (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔ (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر جمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔ (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔ (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ (۷) پانچخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔ (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹا باندھنا۔ (۹) کنکر یوں کو ہٹانا، لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں ٹمٹا لٹقہ نہیں۔ (۱۰) انگلیاں چٹھانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (۱۱) کمر یا کونکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا۔ (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا، اور ہاتھوں کو زمین

پر رکھ لینا۔ (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھالینا مرد کے لئے مکروہ ہے۔ (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔ (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔ (۱۸) قصد اجماعی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔ (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔ (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔ (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا، اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔ (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔ (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔ (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔ (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔ (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سُستی اتارنا۔ (۲۸) امامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔ (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نماز وتر کا بیان

سوال: نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

جواب: نماز وتر واجب ہے، اُسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال: نماز وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

سوال: وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب: اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے، جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے۔

سوال: دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟

جواب: امام ہو یا منفرد، سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہئے۔

سوال: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: کوئی اور دعا مثلاً ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھ لینی چاہئے۔

سوال: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعتیں نماز فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے)

نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنتِ مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔

سوال: کتنی نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنتِ مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضوء کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں، نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ الشیخ، نمازِ استخارہ، نمازِ توبہ، نمازِ حاجت وغیرہا؛ یہ تمام نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں۔

سوال: سنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

جواب: تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نمازِ تراویح، تحیۃ المسجد، سورج گرہن کی نماز (نمازِ کسوف) وغیرہ۔

سوال: نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: صحیح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔
عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز
مکروہ ہے، لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی
قضا اور نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور
ٹھیک دوپہر کے وقت۔

اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔
ہاں! اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب متغیر ہونے
اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔
اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

سوال: آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب آفتاب سرخ تکیہ کی طرح ہو جائے اور اُس پر نظر ٹھہرنے لگے تو
سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا۔

نماز تراویح کا بیان

سوال: نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سنت مؤکدہ ہے اور جماعت
سے پڑھنا سنت کفایہ ہے، یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت
سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھے تو گنہگار نہ ہوگا،
لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے۔

سوال: نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے، نماز وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے، لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہئے، ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کر لے تو جائز ہے۔

سوال: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں، انکی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں، یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویج یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے۔

سوال: جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

جواب: اختیار ہے، چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلا اکیلے نماز نفل پڑھ لیں۔

سوال: نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے، لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

سوال: نماز تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

- جواب: کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔
- سوال: بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں؟
- جواب: مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہونا چاہئے۔
- سوال: اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟
- جواب: جائز ہے۔

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

- سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟
- جواب: ادا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اُس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کیا جائے، مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی۔
- سوال: قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟
- جواب: تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔

- سوال: کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟
- جواب: قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ کو اُس کے وقت پر

ادانہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے، اُس کے بعد سنت کا۔

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے، مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی، سوتارہ گیا تو گناہ نہیں۔

سوال: فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب: جس وقت یاد آ جائے یا جاگے فوراً پڑھ لے، دیر کرنا گناہ ہے۔ ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے۔

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز کی قضا پڑھتا ہوں، صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یا دنہ ہوں، مثلاً اُس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں، لیکن اُسے مہینہ یا دنہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اُس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہئے۔

سوال: قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھ لے تو بھی مضائقہ نہیں، لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے، کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

سوال: وہ سنتیں کونسی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے؟

جواب: فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے اُن کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں، طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی، نفل ہو جائیں گے۔

سوال: ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا اُن کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مذکر، مستبوق، لاجش کا بیان

سوال: مذکر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو، یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو، آخر تک ساتھ رہا ہو۔ اُسے مذکر کہتے ہیں۔

سوال: منبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: منبوق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

سوال: لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں، جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا، لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں۔

سوال: منبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو منبوق اُس کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اُس نے نماز ابھی شروع کی ہے، مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثناء اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثناء اور تَعُوذُ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر

یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو۔ پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو۔ اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو، پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے، خواہ کسی وقت کی نماز ہو۔

سوال: اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب: لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے۔

سوال: اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اُس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کر لے اور اگر امام کے سلام کے بعد اُس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

سوال: لائق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: لائق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے، یعنی قراءت نہ کرے، اور

جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کر لے اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے ابام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے، کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا۔

سجدہ سہو کا بیان

سوال: سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التختیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

سوال: اگر سجدہ سہو کے سلام سے پہلے التختیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب: بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے بھی تشہد اور

درود اور دعا پڑھے اور سجدہ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے، اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں۔

سوال: سجدہ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب: تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم یکساں ہے۔

سوال: اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدہ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ تہذیبی ہے۔

سوال: اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدہ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک روایت کے موافق جائز ہے، مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے، اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو ذہرا لے۔

سوال: سجدہ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مُقَدَّم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکثر کر دینے سے، مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

سوال: یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً کرنے سے سجدہ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا، بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب: صرف ایک مرتبہ دو سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔

سوال: قراءت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورہ فاتحہ چھوٹ جانے سے۔ (۲) انہیں تمام رکعات میں پوری سورہ فاتحہ یا اُس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے۔ (۳) سورہ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے۔ (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان نہ کرے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو واجب ہوگا۔

سوال: اگر قعدہ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے، آخر میں سجدہ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی۔

سوال: اور کن کن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے۔ (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد رُوْدِ بَقْدَرِ اللّٰہِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھنے رہنے سے۔ (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ

- پڑھنے سے۔ (۶) سبزی نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔
- سوال: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟
- جواب: مقتدی کے ذمے اپنے سہو سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔
- سوال: مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟
- جواب: اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا اسپر واجب ہے۔

سجدہ تلاوت کا بیان

سوال: سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں۔

سوال: اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اسی وقت سجدہ کر لے، لیکن اگر اس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو، لیکن اگر بیٹھے ہی سے

سجدے میں گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

سوال: سجدہ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدہ تلاوت کی ہیں، یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھلکا، قبلے کی طرف منہ کرنا، سجدہ تلاوت کی نیت کرنا۔

سوال: سجدہ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے، انہیں سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے اتنے سجدے واجب ہوں گے۔

سوال: اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی

بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے۔

بیماری نماز کا بیان

سوال: بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چنگر آ کر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ، اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

سوال: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے، لیکن پھیلا نا نہیں چاہئے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور

جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

سوال: اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مُؤَخَّر کرے، پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اُس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں، ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اُس کے ذمہ لازم ہوگی۔

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مُسافر ہوتا ہے؟

جواب: شریعت میں مسافر اُس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے، بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا مُغْتَمِر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے۔

سوال: درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب: درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات

تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے، لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس (۳۸) میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے۔

سوال: مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

سوال: چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے قصر کہتے ہیں۔

سوال: مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب: جب اپنی ہستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اُس وقت سے قصر کرنے لگے۔

سوال: مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب: جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے، اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے۔

سوال: اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا، پھر دو چار

دن کی نیت کر لی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کر لی، اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گزر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہئے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گزر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصد ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔ لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض ادا نہ ہوگی، چاروں نفل ہو جائیں گی، فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

سوال: اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں۔

سوال: اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو، میں مسافر ہوں، مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں، لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کریں۔

سوال: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے، چلکر کھانے یا گرنے کا ڈرنہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہئے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اُس کی تاکید زیادہ ہے، جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے، جمعہ کی نماز اُس کے قائم مقام کر دی گئی ہے۔

سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز آزاد بالغ، سمجھ دار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے۔ پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں، پابجوں اور اسی طرح کے عذر والوں، اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔

سوال: اگر مسافر یا اندھے یا پانچ یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہاں! درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال: نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں: اول شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا، اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اُس کے ساتھ متعلق ہوں، مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

دوسری شرط: ظہر کا وقت ہونا۔

تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

چوتھی شرط: جماعت اور پانچویں شرط اذانِ عام ہے؛ یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال: خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے، جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے، پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے، جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے، پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔

سوال: خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہئے؟

جواب: خطیب کے سامنے ہونی چاہئے، چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد، مسجد میں ہو یا باہر، ہر طرح جائز ہے۔

سوال: خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے، لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے، البتہ ثواب میں نقصان آ جاتا ہے۔

سوال: خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب: باتیں کرنا، نماز سنت یا نفل شروع کرنا، کھانا پینا، کسی بات کا جواب دینا، قرآن مجید وغیرہ پڑھنا، غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

سوال: نماز جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں۔ اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

سوال: اذن عام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اذن کے معنی اجازت کے ہیں۔ اذن عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو، جو چاہے آ کر نماز میں شریک ہو سکے، ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آ سکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو۔

سوال: جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: دو رکعتیں ہیں، چاہے شروع نماز سے شریک ہو، چاہے ایک رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کر لے۔

نماز عیدین کا بیان

سوال: عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب: غسل اور مسواک کرنا، اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا، خوشبو لگانا، اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقہ فطر ادا کر کے جانا اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا، عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا، پیدل جانا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا، عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

سوال: عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

سوال: عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب: دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں، اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے، اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں، مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے، بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کرے کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ و تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کیلئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قراءت کرے، قراءت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر شنیں۔ عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

سوال: عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب: راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، تکبیرات تشریف واجب ہونا۔

سوال: تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں، انہیں تکبیرات تشریق کہتے ہیں۔

سوال: ایام تشریق کون کون سے ہیں؟

جواب: ایام تشریق تین دن کا نام ہے: ماہ ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

سوال: تکبیرات تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟

جواب: یومِ عرفہ، یومِ نحر اور تین دن ایام تشریق کے، کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔ یومِ عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یومِ نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرہویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے، البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں، اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

سوال: تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

جواب: تکبیر تشریق یہ ہے: ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ“ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: میت کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائیگا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔

سوال: جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: اول میت کا مسلمان ہونا۔ دوسرے میت کا پاک ہونا۔ تیسرے اُس کے کفن کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا۔ پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: نماز جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب: اول نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازہ کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کیلئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں، ثنا میں تعالیٰ جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ شَأْنُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے

دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
وَسَاهِدِنَا وَعَائِدِنَا وَصَغِيرِنَا
وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا، اللَّهُمَّ
مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنْنَا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ
الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْنَا
فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِيمَانِ۔

اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضرین اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ
لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ
لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا۔

اے اللہ! اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا
وَاجْعَلْهَا لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا
وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً۔

اے اللہ! اس بچی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والی بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالی اور شفاعت قبول کی گئی بنا۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال: نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

جواب: نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں، چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں، آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔ روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرض مُعین۔ (۲) فرض غیر مُعین۔ (۳) واجب مُعین۔

(۴) واجب غیر مُعین۔ (۵) سنت۔ (۶) نفل۔ (۷) مکروہ۔ (۸) حرام۔

سوال: فرض مُعْتَمِن کون سے روزے ہیں؟

جواب: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض مُعْتَمِن ہیں۔

سوال: فرض غیر مُعْتَمِن کون سے روزے ہیں؟

جواب: اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرض غیر مُعْتَمِن ہیں۔

سوال: واجب مُعْتَمِن کون سے روزے ہیں؟

جواب: نذر مُعْتَمِن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں، جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

سوال: واجب غیر مُعْتَمِن کون سے روزے ہیں؟

جواب: گفّاروں کے روزے اور نذر غیر مُعْتَمِن کے روزے واجب غیر مُعْتَمِن ہیں، مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے سنت ہیں؟

جواب: روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں، لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسول کریم ﷺ سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں، جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی

ذی الحجہ کی نویس تاریخ کا روزہ اور ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

سوال: مُستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب: فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مُستحب ہیں، لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے، ماہِ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ۔

سوال: مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب: صرف سنچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز^(۱) کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازتِ خاوند کے نقلی روزہ رکھنا۔

سوال: کونسے روزے حرام ہیں؟

جواب: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں: عیدِ الفطر اور عیدِ الاضحیٰ کے دو روزے اور ایامِ تشریق کے تین روزے۔ ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال: رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیثِ شریف میں آئی ہیں، مثلاً حضورِ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو

(۱) نوروز: سال کا پہلا دن۔

شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اُس کے پچھلے سب گناہ مُعَاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک (بُو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اُس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ اُن کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگر چہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اُس سے رکھوانے چاہئیں۔

سوال: وہ کون کونسے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

جواب: (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن اگر سفر میں مُشَقَّت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۳) بہت بڑھا ہونا۔ (۴) حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو۔ (۵) دودھ پلانا، جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو۔ (۶) روزے سے اس قدر بھوک پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔ (۷) اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

سوال: رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شعبان کی اثنیسویس تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا، یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور جب کی اثنیسویس تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی اثنیسویس تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی اثنیسویس تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر آبر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے۔ اگر اُس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کر لو۔ اور نہیں تو اب کھاؤ پیو، لیکن اثنیسویس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہوگا تو رمضان کا روزہ، نہیں تو نفل کا ہو جائے گا، مکروہ ہے۔

سوال: رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پر ہیزگار پتے آدی کی گواہی معتبر ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پر ہیزگار معلوم ہوتا ہو اُس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

سوال: عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پر ہیزگار پتے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے۔

سوال: اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

جواب: اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے، بلکہ اُن کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے۔

سوال: اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے، مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے اُن کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں شرط یہ ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی

اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا، نہ روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! اُس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اُس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے۔

نیت کا بیان

سوال: کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں! روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا، لیکن روزہ کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا۔

سوال: نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان شریف اور نذرِ معتین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے، مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہو اور آدھا دن گیارہ بجے ہو تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کر لینی ضروری ہے۔

اور قضاے رمضان اور کفارے اور نذرِ غیرِ معتین کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے۔

سوال: نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: رمضان شریف اور نذرِ معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص اُن روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کر لے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے۔ بہر صورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معین کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا و نذرِ غیرِ معین اور کفاروں اور قضائے رمضان کی نیت میں خاص اُن روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے۔

سوال: نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے، زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے، نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

روزے کے مستحبات کا بیان

سوال: روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) سحری کھانا۔ (۲) رات سے نیت کرنا۔ (۳) سحری آخری وقت میں کھانا، بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے۔ (۴) افطار میں جلدی کرنا، جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے۔ (۵) غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا۔ (۶) چھوہارے یا کھجور سے، اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

سوال: سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟

جواب: سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اُس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھالینے چاہئیں۔

روزے کے مکروہات کا بیان

سوال: روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) گوند چبانایا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔ (۲) کوئی چیز چکھنا، ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے۔ (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کُلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا۔ (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا۔ (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔ (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا۔ (۸) کونکہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب: (۱) سرمہ لگانا۔ (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔ (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا، اگرچہ تازی جڑیا تر شاخ کی ہو۔ (۵) خوشبو لگانا یا سوگھنا۔ (۶) بھولے سے کچھ کھاپی لینا۔ (۷) خود بخود بلا قصد تہ ہو جانا۔ (۸) اپنا تھوک نگلنا۔ (۹) بلا قصد کبھی یا دھوئیں کا

حلق سے اتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کے مُفسدات کا بیان

سوال: مُفسدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مُفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مُفسدات کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

سوال: جن مُفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی۔ (۲) روزہ یاد تھا اور کھلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا۔ (۳) تے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی۔ (۴) قصداً منہ بھر کے تے کر ڈالی۔ (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔ (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا۔ (۷) کان میں تیل ڈالا۔ (۸) ناس لیا۔ (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔ (۱۰) بھولے سے کچھ کھاپی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا۔ (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا۔ (۱۳) ابرا یا غبار کی وجہ

سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا، ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے۔

سوال: کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قضا کھاپی لی۔ (۲) قضا صحبت کر لی۔ (۳) قضا کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قضا کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اُسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ اُس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو اُن لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کو توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزے کی قضا کا بیان

سوال: روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: (۱) بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے۔ (۲) کسی عذر کی

وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے۔ (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا

ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

سوال: قضا کب رکھنی چاہئے؟

جواب: جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے، بلا وجہ

دیر کرنا بُری بات ہے۔

سوال: قضا روزے لگاتا رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب: چاہے لگاتا رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کر کے، دونوں طرح جائز ہیں۔

سوال: اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان

آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی

قضا رکھے۔

سوال: نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کی قضا رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے

کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

سوال: اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا بڈھا (بوڑھا) ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

سوال: روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول، باجرہ جو اور وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے، مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اُس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جاسکتا ہے۔

سوال: ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے، اس کا انتقال ہو گیا تو اُس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! یعنی اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اُترینگے، ہاں وارث فدیہ دیدیں تو جائز ہے۔

کفارے کا بیان

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں، اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جاسکتا ہے: اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اتنی روپے کا وزن مراد ہے)۔

سوال: ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من چھیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے، لیکن اگر اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفارہ میں شمار نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن

کے غلے کے مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے۔

سوال: اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟
جواب: ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعتکاف اُسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھہرار ہے۔

سوال: صرف مسجد میں ٹھہرار ہونا کیوں عبادت ہے؟

جواب: جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرار ہے اور اس ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

سوال: عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب: اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو، اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پانچواں پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اُس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے، اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنا لے اور پھر اُس جگہ اعتکاف کرے۔

سوال: اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

جواب: اعتکاف میں یہ فائدے ہیں: (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ مختلف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے۔ (۴) اعتکاف کی حالت میں مختلف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے۔ (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے، اس لئے اعتکاف میں مختلف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اسکے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ، مستحب۔

سوال: اعتکاف واجب کونسا ہے؟

جواب: نذر کا اعتکاف واجب ہے، مثلاً کسی نے منت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا۔

سوال: سنت مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: رمضان شریف کے عشرہ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت

سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علیٰ الکفایہ ہے، یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

سوال: مستحب کونسا اعتکاف ہے؟

جواب: واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔

سوال: اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: مسلمان ہونا، حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا، یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکاف واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب: نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھتے رہنا، علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

سوال: کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب: اعتکاف واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم از کم

ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنتِ مؤکدہ ہے اُس کا وقت رمضان شریف کا عشرہٴ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

سوال: معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب: پانچخانہ پیشاب کیلئے نکلنا، غسلِ فرض کیلئے نکلنا، جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال: پانچخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے؟

جواب: اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دور ہو جائز ہے۔ ہاں اگر اسکے دو مکان ہیں: ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے۔

سوال: نمازِ جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اُس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نمازِ جنازہ

کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں۔

سوال: اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے۔

مکروہات و مُفسِداتِ اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اُسے عبادت سمجھنا، سامانِ مسجد میں لا کر بیچنا یا خریدنا، لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: بلا عذر قصد آیا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا، کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا، جیسے پانچخانہ کے لئے گیا اور پانچخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا؛ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اعتکاف فاسد ہو جائے تو اُس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے، سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں۔

نذر یعنی منت ماننے کا بیان

سوال: منت ماننا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور منت مان کر اُس کو پورا کرنا واجب ہے۔

سوال: کیا ہر منت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: جو منت خلاف شرع بات کی نہ ہو اور اُس کی شرطیں پائی جائیں، اُس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منت خلاف شرع کام کی ہو، اس کا پورا کرنا ناجائز ہے۔

سوال: منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا، اور جس چیز کی منت مانی ہے وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو، ورنہ منت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا۔ یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے، کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں۔

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے اُس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں، محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے، یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم ﷺ کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ ہونا، مالکِ نصاب ہونا، نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا، اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: چاندی، سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: چاندی سونے سے اُن کے سیکے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب: چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں، روپے،

زیور، برتن، گونہ، ٹپھہ وغیرہ۔

سوال: جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے

لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح

اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے

ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا

کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب

ہے، لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر

زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے، دونوں میں سے

نصاب کسی کا پورا نہیں تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے، لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے، نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے، خواہ کسی قسم کا مال ہو جیسے غلہ، کپڑا، نقد، جو تیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے، جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب چوٹن (۵۴) تولے دو (۲) ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ (تولہ سے ۱۱.۶۵ گرام مراد ہے)۔

سوال: چوٹن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔ پس چوٹن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ

ایک تولہ چار ماشہ دورتی چاندی ہوئی۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اس کی زکوٰۃ

دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا

نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دیدو اور

اُسے مالک بنا دو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز

نہیں۔ ہاں اگر مال زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم

کر دو تو جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

جواب: جب بقدر نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ

ادا کرنا چاہئے، دیر لگانا اچھا نہیں۔

سوال: سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بقدر نصاب مال کا مالک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو

(۱) مگر مال زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے، اسکی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ۱۲۷ھ

جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: جس کو زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتادینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ضروری نہیں، بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر سال گزرنے کے بعد بھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمے سے ساقط ہوگئی۔

سوال: سال گزرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ بھی مُعاف ہوگئی۔

سوال: اگر سال گزرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی، باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

جواب: وزن کا اعتبار ہے، مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں، سال گزرنے کے

بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہئے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

سوال: مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصارفِ زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مصارف، مصرف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب: اس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں:-

۱۔ فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے، لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

۲۔ مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

۳۔ قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔

۴۔ مسافر جو حالت سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اُسے بقدر حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

سوال: مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اس کیلئے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے؟

جواب: اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:-

۱۔ مالدار، یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو، جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدر نصاب ہے، اُس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں، اگرچہ خود اُس پر بھی اُن برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں۔

۲۔ سید اور بنی ہاشم، بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مراد ہے۔

۳۔ اپنے باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اور اوپر کے ہوں۔

۴۔ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں۔

۵۔ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ ۶۔ کافر۔
۷۔ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے اُن میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں، جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

سوال: کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگ دست ہے۔ اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے کیونکہ یہ مکان اس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے، البتہ جب کسی کے پاس اُس کی حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدر نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: ادا ہو گئی، پھر سے دینا واجب نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب: اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سُسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجت مند اور مستحق ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ ان کے بعد اپنے

پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ جاہتمند ہو اُسے دینا افضل ہے۔ پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علم دین کے طالب علم۔

صدقہ فطر کا بیان

سوال: صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں۔ اُسے صدقہ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

سوال: صدقہ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو صدقہ فطر واجب ہے۔

سوال: صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصاب زکوٰۃ

ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب: نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے، مثلاً چون تو لہ

دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت، لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر

میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مال تجارت

ہونا ضروری ہے اور صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی

خصوصیت نہیں، بلکہ اُس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا

جاتا ہے۔ ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اُس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزِ مزہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اُس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اُس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے اور اُن چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں، بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے، لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے۔

سوال: مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غلط ہے، بلکہ ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے، خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

سوال: صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس جو شخص

صبح صادق سے پہلے مرگیا اُس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

سوال: اگر صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟
جواب: جائز ہے۔

سوال: صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟
جواب: عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اُس کے ذمہ واجب الادا رہے گا، چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے۔

سوال: صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟
جواب: صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اُس کا آٹا یا سٹو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہئے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اتنی روپے کا وزن ہے)۔

اور جو یا اُس کا آٹا یا سٹو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہوا تدا دینا چاہئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہئے۔

سوال: ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے۔

سوال: صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا چاہئے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقہ فطر دینا بھی ناجائز ہے۔

سوال: جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں لے سکتے، اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو۔



تعلیم الاسلام کا چوتھا حصہ ختم ہوا

جَوَامِعُ الْكَلِمِ

ایسے کلمات جن کے الفاظ مختصر اور معانی نہایت وسیع ہیں۔

ہادی برحق نبی آخر الزمان رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ”أَوْتِنْتُ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالصَّبَا“ (مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے اور میری مدد بادیہ صبا سے کی گئی) امتداد زمانہ کے ساتھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال مبارک کی تصدیق و تائید لوگوں نے عملی طور پر دیکھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور یقین محکم کو تو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہاں انکی زندگی کو سامنے رکھ کر آپ ﷺ کی سچی اتباع کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول مبارک: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ انسان کی پوری زندگی اور ہر عمل کا ہر صورت اور ہر حال میں احاطہ کرتا ہے۔ چند مبارک الفاظ کا مرکب کتنا وسیع و عریض مفہوم کتنے وسیع و بلیغ انداز میں کہ انسانی عقل عاجز و دنگ رہ جاتی ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف شہرہ آفاق تصنیف ”تعلیم الاسلام“ کے آخر میں چالیس احادیث مبارکہ (جوامع الکلم) کا مفید اضافہ کیا گیا ہے اکثر احادیث بخاری و مسلم سے ماخوذ ہیں جن میں اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے درزیں اصول ہیں۔ تاکہ بچوں میں اور پڑھنے والوں میں عملی طور پر بھی آپ ﷺ سے قربت ہو۔ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ کا ہر عمل اللہ کی رحمت سے قریب کرنے والا ہے اور اسکے خلاف اللہ کی رحمت سے دور کرنے والا ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک فرمان کے مستحق ہوں کہ جو شخص میری امت کے فائدے کے لئے دین کے کام کی چالیں حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱. إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (بخاری و مسلم)
 ۲. حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. (بخاری و مسلم بترغیب)
 ۳. لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. (بخاری و مسلم)
 ۴. لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ. (بخاری و مسلم)
 ۵. لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (بخاری و مسلم)
 ۶. الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری و مسلم)
 ۷. مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ. (بخاری و مسلم)
 ۸. الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. (بخاری و مسلم)
 ۹. مَنْ يُحْرَمِ الرَّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ. (مسلم)
 ۱۰. لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری و مسلم)
 ۱۱. إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.
- تمام کاموں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔^(۱)
- مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازہ میں حاضر ہونا۔ اس کی دعوت قبول کرنا۔ چھینک کا جواب دینا یعنی ”یَرْحَمُكَ اللَّهُ“ کہنا۔
- اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔
- چغل خور (ابتداء) جنت میں نہیں جائے گا۔
- (رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنے والا (ابتداء) جنت میں نہیں جائے گا۔
- ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔
- ٹخنوں کا جو حصہ لباس کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں رہے گا۔ (مردوں کے لئے وعید ہے)
- (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
- جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ساری ہی بھلائی سے محروم رہا۔
- نہیں ہے طاقتور جو لوگوں کو زیر کر دے، بلکہ طاقتور تو وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ کے وقت قابو میں رکھے۔
- جب تم حیا (شرم) نہ کرو تو جو چاہو کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱) یعنی اچھی نیت سے اچھے، نرمی سے نرمے ہو جاتے ہیں۔ (۲) یعنی جب حیا ہی نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں۔

اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ محبوب ہے جس میں دوام ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی نکتا ہو یا (جاندار) کی تصویریں ہوں تم میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جو زیادہ بااخلاق ہو۔

دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

مسلمان کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے۔

مومن ایک سوراخ سے دو ہانڈیں ڈسا جاسکتا۔

حقیقی غنا، دل کا غنا ہونا ہے۔

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی مسافر یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کر دے۔

دین خیر خواہی کا نام ہے۔

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی پردہ پوشی کریگا۔

آدی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتیں چھوڑ دے۔

۱۲. أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَذْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ.

(بخاری و مسلم)

۱۳. لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ تَصَاوِيرُ.

(بخاری و مسلم)

۱۴. إِنْ مِنْ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.

(بخاری و مسلم)

۱۵. الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

(بخاری و مسلم)

۱۶. لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

(بخاری و مسلم)

۱۷. لَا يَلْدَغُ الْمَرْءُ مِنَ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری و مسلم)

۱۸. أَلْغِنِي عَنِ النَّفْسِ.

(بخاری و مسلم)

۱۹. كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.

(بخاری و مسلم)

۲۰. كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَسْمُوعٍ.

(مسلم و مشکوٰۃ)

۲۱. الَّذِينَ النَّصِيحَةُ.

(مسلم)

۲۲. مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری و مسلم)

۲۳. مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَنْبَغِيهِ.

(ترمذی و احمد)

سب سے زیادہ عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

کوئی بندہ اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا (ابتداءً) جس کے شر سے اسکے بڑی محفوظ نہ ہوں۔

میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

آپس میں ترک تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو اور آپس میں کینہ نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو۔

بے شک سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

کبیرہ گناہوں میں سے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں۔

ہر بدعت گمراہی ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

صفائی نصف ایمان ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہیں مسجدیں ہیں۔

۲۴. أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُصَوِّرُونَ. (بخاری و مسلم)

۲۵. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. (مسلم)

۲۶. لَا يَوْمُنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. (بخاری و مسلم)

۲۷. لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْتِي مَنْ جَارُهُ بِوَأْتَقَهُ. (مسلم)

۲۸. أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (بخاری و مسلم)

۲۹. لَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. (بخاری)

۳۰. إِنَّ الصِّدْقَ يُنَجِّنِي وَالْكَذِبَ يُهْلِكُ. (مسلم)

۳۱. الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقْوُقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ. (بخاری و مسلم)

۳۲. لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ. (بیہقی)

۳۳. كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (مسلم)

۳۴. أَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ. (بخاری و مسلم)

۳۵. الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ. (مسلم)

۳۶. أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم)

۳۷. لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. (مسلم)
 قبروں کو کچھ گاہ نہ بناؤ۔
۳۸. لَتَسَوُنَّ صَفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِقَنَّ
 اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (مسلم)
 (نماز میں) اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ
 چہروں (دلوں) کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔
۳۹. مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)
 جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا ہے
 اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔
۴۰. إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّوَاتِينِ.
 (بخاری و مسلم)
 بیشک اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۖ الْمَخْصُوصِ بِجَمَاعِ الْكَلِمِ
 وَخَوَاصِّ الْحِكْمِ وَاجْرُدْ دَعْوَانَا إِلَى الْعَمَدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

چالیس مسنون دعائیں

(۱) جب صبح صادق طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ
أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ
نَمُوتُ وَبِكَ الْمَصِيرُ
اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے صبح نصیب ہوئی
اور آپ ہی کی توفیق سے شام ملی۔ آپ ہی کی
قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے
مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔
(ترمذی: ۳۳۹۱)

(۲) جب سورج طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آقَانَا
يَوْمَنَا هَذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا
بِدُنُوبِنَا
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں
معاف فرما کر یہ دن عطا کیا اور ہمیں ہمارے
گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔
(اصححہن الحسین: ۵۳)

(۳) شام کے وقت یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ
أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ
نَمُوتُ وَبِكَ النُّشُورُ
اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے شام نصیب
ہوئی اور آپ ہی کی توفیق سے صبح ملی۔ آپ ہی کی
قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے
مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔
(ترمذی: ۳۳۹۱)

(۴) صبح اور شام کی ایک خاص دعاء

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر
صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ دوسری
روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ

اس اللہ کے نام سے (صبح یا شام کرتا ہوں) جس

اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔
 کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سنے والا جاننے والا ہے۔
 (ترمذی: ۳۲۸۸)

(۱-۵) سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنا بستر جھاڑ لیوے پھر داہنی کرٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔
 اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرمائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔
 (ترمذی: ۳۲۹۸)

(۵-ب) یا یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا۔ (آپ ہی کے نام پر) جیتا ہوں۔ (بخاری: ۶۱۴۲)
 اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار۔
 اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار۔ (بخاری: ۶۳۱۸)

(۶) جب سو کر اٹھے تو یہ دعاء پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔
 تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
 (بخاری: ۶۱۴۳)

(۷) جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ کہے اور یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔
 اے اللہ! میں غیبتِ شیطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔
 (بخاری: ۱۴۳، ۱۴۴)

(۸) اور جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَى عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي۔
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے
گندگی دور کی، اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔
(ابن ماجہ: ۳۶۰)

(۹) جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
(ابن ماجہ: ۱۰۰)

(۱۰) جب وضو کر چکے تو یہ دعاء پڑھے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
وہ تنہا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے
رَسُولٌ هِيَ۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں
وَأَجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔
شامل کر لیجئے۔
(ترمذی: ۵۵)

(۱۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے
(مسلم: ۴۳)

(۱۲) مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
پاک ہے اللہ، تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں، اللہ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔
کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۱۳) جب مسجد سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ - طالب ہوں۔	اے اللہ! میں آپ سے آپ ہی کے فضل کا (مسلم: ۷۱۳)
--	--

جب اذان کی آواز سنے

تو جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات کہے اور سحیٰ عَلَي الصَّلَاةِ، سحیٰ عَلَي الفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے۔ (بخاری: ۶۱۱، مسلم: ۳۸۳)

(۱۴) اور اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الثَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الثَّامَّةِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ	اے اللہ! جو اس کھل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا مالک ہے، حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور فضیلت عطا فرما، اور اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ (بخاری: ۶۱۳، ترمذی: ۱۰۶)
---	--

(۱۵) فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ	اللہ کے نام سے (میں نے نماز کھل کی) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمن و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھ سے فکر اور غم کو دور فرما دیجئے۔ (ابن الحسین: ۸۴)
---	---

(۱۶) اور تین بار **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** کہے اور یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! آپ سلامت رہنے والے ہیں، اور آپ ہی سے (ہر ایک کو) سلامتی ملتی ہے اور بزرگی اور عظمت والے! آپ بہت برکت والے ہیں۔ (ترمذی: ۳۰۰، مسلم: ۵۹۱)	اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ-
--	--

(۱۷) وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے

میں پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ (اللہ) کی جو بہت پاکی والا ہے۔ (ابوداؤد: ۱۳۳۰)	سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ-
---	---

تیسری بار با آواز بلند کہے اور قندوس کی وال کو خوب سمجھنے۔

(۱۸) نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعاء

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ تم نے

اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دیجئے۔ (ابوداؤد: ۵۰۴۹)	اللَّهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ-^(۱)
---	---

پڑھ لیا تو اس دن یا اس رات میں مر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

(۱۹) جب گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اللہ سے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں دے سکتا۔ (ابوداؤد: ۵۰۹۵، ترمذی: ۳۳۲۶)	بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ-
--	--

(۲۰) گھر میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! میں آپ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں، اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام ہی سے نکلے اور اللہ ہی پر جو ہمارا	اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا
---	---

(۱) دعا کہ یہی الفاظ حدیث کی کتابوں میں ملتے ہیں، اس دعا میں کچھ الفاظ لوگوں میں بڑھے ہوئے مشہور ہیں۔

پروردگار ہے تم نے بھروسہ کیا۔ (عر: ۵/۹-۲۹۸)	وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔
--	--

اس کے بعد گمراہوں کو سلام کرے۔

(۲۱) جب بازار میں جائے تو یہ دعاء پڑھے

اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہاں گناہ والی قسم کھاؤں یا کسی معاملے میں نقصان اٹھاؤں۔ (مصدر: کتب عام: ۱۹۷۷)	بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔
--	---

(۲۲-۱) جب کھانا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کی برکت سے کھانا شروع کیا۔	بِسْمِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ۔
--	-------------------------------

(۲۲-ب) شروع میں بِسْمِ اللَّهِ کہنا بھول گیا تو یاد آنے پر پر یہ دعاء پڑھے

میں نے اس کے قول و آخرا اللہ کا نام لیا۔ (عمل الیموم والمات: ۳۵۹)	بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَأَخِرَهُ۔
--	-------------------------------------

حدیث شریف میں ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللَّهِ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مسلم: ۵۰۵۹)

(۲۳) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعاء پڑھے

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔ (تذکرہ: ۲۷۷)	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔
--	---

(۲۳) دودھ پی کر یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! ہمارے لئے اس (کھانے) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ نصیب فرما۔ (ترمذی: ۳۳۵۵)	اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔
---	--

(۲۵) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا آپ اس کو کھلانیے اور جس نے مجھے میرا کیا آپ اسے میرا بنا کر دیجئے۔ (مر: ۳۸۱، ۳۸۲/۵: ۳۵)	اللَّهُمَّ أَطْعَمَ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي۔
--	--

(۲۶) جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! برکت عطا فرما ان کو اپنے دیئے ہوئے رزق میں، انکی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔ (ابوداؤد: ۳۷۴۹)	اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَاِرْحَمْهُمْ۔
---	--

(۲۷) جب روزہ افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا، اور آپ کے رزق پر افطار کیا۔ (ابوداؤد: ۲۳۵۸)	اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔
--	---

(۲۸) افطار کے بعد یہ دعاء پڑھے

پیارا بھگ گئی اور رگیں (جو سوکھ گئی تھیں وہ) تر ہو گئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر و ثواب کا حصول یقینی ہو گیا۔ (ابوداؤد: ۲۳۵۷)	ذَهَبَ الظَّمَا وَأَبْتَلتِ العُرْوَةُ وَسَبَتِ الأَجْرُ إِن شَاءَ اللهُ۔
---	--

(۲۹) اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے

(اللہ کرے کہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کریں۔ (ابوداؤد: ۲۸۵۳)	أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔
---	---

(۳۰) جب کپڑا پہنے تو یہ دعاء پڑھے

تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا، اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ (بخاری: ۵۱۰۲۳: ۳۰)	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ۔
---	---

(۳۱) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعاء پڑھے

اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے، جیسے کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا، اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کام کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ (المعجم الکبیر: ۱۳۲/۲)	اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔
--	--

(۳۲) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعاء پڑھے

اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! آپ نے میری صورت اچھی طرح بنائی ہے۔ آپ میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجئے۔ (صحیح ابن حبان: ۲۲۹/۳)	الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔
--	--

(۳۳) جامع ترین دعاء

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔ (البقرہ: ۲۰۱)	رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
---	--

(۳۴) شب قدر میں یوں دعاء مانگے

اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔ (ترمذی: ۳۵۱۳)	اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔
---	--

(۳۵) جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ آهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْيَمِينِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ۔	اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق لے کر ظلوع فرمائے۔ (اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ (صحن صحن: ۱۱۷)
---	--

(۳۶) کسی مسلمان کو ہنسا دیکھے تو یوں دعاء دے

أَصْحَكَ اللَّهُ سِنِّكَ۔	اللہ! کچھ ہنساتا ہے۔ (حدیث: ۳۶۸۳)
---------------------------	-----------------------------------

(۳۷) کسی مسلمان مریض کی عیادت کو جائے تو یوں تسلی دے

لَا بَأْسَ ظُهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔	(اس بیماری سے آپ کو) کوئی نقصان نہ ہو، ان شاء اللہ۔ یہ آپ کے لئے گناہوں سے پاکی کا سبب ہوگی۔ (حدیث: ۳۶۱۶)
---	---

(۳۸) جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعاء پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِي سَعَّرْنَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝	پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کر دی اور ہم اسکو قابو میں لانے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (انزور: ۱۳، ۱۴)
---	---

(۳۹) کسی منزل (ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ) پر اترے تو یہ دعاء پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔	میں اللہ تعالیٰ کے جامع کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی۔ (حدیث: ۳۳۷۷)
---	--

(۴۰) جب قبرستان میں جائے یہ دعاء پڑھے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَأَلْنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ۔	اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہمارے پیش رو ہو، اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ (حدیث: ۱۰۴۲)
---	---

مكتبة البشير

المطبوعة

ملونة كرتون مقوي

السراجي	شرح عقود رسم المفتي
الفوز الكبير	متن العقيدة الطحاوية
تلخيص المفتاح	المراقبة
دروس البلاغة	زاد الطالبين
الكافية	عوامل النحو
تعليم المتعلم	هداية النحو
مبادئ الأصول	إيساغوجي
مبادئ الفلسفة	شرح مائة عامل
هداية الحكمة	المعلقات السبع

هداية النحو (مع الخلاصة والتعاريف)

متن الكافي مع مختصر الشافعي

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة / كرتون مقوي

الجامع للترمذي	الصحيح للبخاري
التسهيل الضروري	شرح الجامي

ملونة مجلدة

(٧ مجلدات)	الصحيح لمسلم
(مجلدين)	الموطأ للإمام محمد
(٣ مجلدات)	الموطأ للإمام مالك
(٨ مجلدات)	الهداية
(٤ مجلدات)	مشكاة المصابيح
(٣ مجلدات)	تفسير الجلالين
(مجلدين)	مختصر المعاني
(مجلدين)	نور الأنوار
(٣ مجلدات)	كنز الدقائق
تفسير البيضاوي	التبيان في علوم القرآن
الحسامي	المسند للإمام الأعظم
شرح العقائد	الهدية السعيدية
القطبي	أصول الشاشي
نقحة العرب	تيسير مصطلح الحديث
مختصر القدوري	شرح التهذيب
نور الإيضاح	تعريب علم الصيغة
ديوان الحماسة	البلاغة الواضحة
المقامات الحريرية	ديوان المتنبي
آثار السنن	النحو الواضح (الإبتداء ههنا)
شرح نخبة الفكر	رياض الصالحين (مجلدة ملونة)

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
 Lisan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
 Key Lisan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
 Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
 Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
 Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
 Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah
 Al-Hizb-ul-Azam (French) (Coloured)

